41واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 17 اگست 2022

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ زراعت

بروز بدھ 17 نومبر 2021 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2677: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں کتنے افراد کو کس کس پوسٹ پر بھرتی کیا گیا۔ بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) ان افراد کو میرٹ اور اخبار میں اشتہار کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔

(ج) بھرتی کرنے والی کمیٹی کے ممبران میں کون کون شامل تھے۔

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے بارے میں سیکرٹری زراعت نے انکوائری کروائی تھی اور یہ انکوائری کس نے کی تھی، ان کا نام، عہدہ، گریڈ اور انہوں نے کیا Findings دی تھیں۔

(ہ) اس انکوائری پر کیا ایکشن لیا گیا تھا تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 مئی 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عہدہ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات کی تفصیل (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیچنگ ریسرچ اور ایڈمنسٹریٹو سٹاف	888
نان ٹیچنگ سٹاف	1655
ٹوٹل	2543

(ب) کل 2543 افراد بھرتی ہوئے جن میں سے 394 افراد بغیر اشتہار کے بھرتی ہوئے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں گریڈ 17 اور اس سے اوپر کی اسامیوں پر تقرریاں سلیکشن بورڈ کی سفارشات پر سنڈیکیٹ کی منظوری سے کی جاتی ہیں جبکہ گریڈ 1 تا 16 تک وائس چانسلر صاحب سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر رکھتے ہیں جس کی تفصیل (Appendix-1) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یہ درست ہے کہ محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے پبلک اکاؤنٹس کمیٹی-II کی ہدایت پر درج ذیل 2 افسران پر مشتمل ایک کمیٹی فروری 2018 میں تشکیل دی تھی۔

1۔ مسٹر قیصر فاروق، ڈپٹی سیکرٹری ایڈمن-II محکمہ زراعت (سربراہ کمیٹی)

2۔ ناصر علی خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر (اکاؤنٹس) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) نے ایک کیس میں خلاف ضابطہ بھرتیوں میں ملوث ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارشات دی تھیں۔

(ہ) اس سلسلہ میں تحقیقاتی کمیٹی (Probe Committee) کی رپورٹ برائے تفتیش (انکوائری) چانسلر صاحب کو بھجوائی جاچکی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

بروز منگل 02 فروری 2021 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں سابقہ وائس چانسلر کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام اور بے ضابطگیوں سے متعلقہ تفصیلات

***2678: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خان کے دور میں سالانہ کتنی گرانٹ وصول ہوئی تفصیل سال وائز بتائیں؟

(ب) ان سالوں کے دوران یونیورسٹی ہذا میں Development کا جو کام ہوا اس کی تفصیلات مع لاگت بتائیں۔

(ج) ان ڈویلپمنٹ کا اشتہار کس کس اخبار میں دیا گیا۔

(د) کس کس کمپنی کو ٹینڈر کتنی کتنی مالیت میں دیا گیا۔

(ہ) کیا ان ٹینڈرز اور کاموں کی تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کروائی گئی تھی۔

(و) تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کی رپورٹ فراہم کریں۔

(ز) اگر ڈویلپمنٹ کے کاموں میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں تو ان کی تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 25 جون 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وائس چانسلر ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں وصول شدہ گرانٹ کی سال وائز تفصیلات (Appendix-1) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کی کل مالیت 13736.923 ملین روپے بنتی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سابقہ وی سی ڈاکٹر اقرار خاں کے دور میں ڈویلپمنٹ کے کام کی تفصیلات مع لاگت (Appendix-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈویلپمنٹ کا اشتہار اور اس کی تفصیل (Appendix-3) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ڈویلپمنٹ کے کام کرنے والی کمپنیوں اور ٹینڈر کی مالیت سے متعلقہ تفصیلات (Appendix-4) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کل ٹینڈرز: 146

کام جس میں تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کروائی گئی: 33

کام جس میں تھرڈ پارٹی ویری فکیشن نہیں کروائی گئی: 113

اس کی تفصیل (Appendix-2) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تھرڈ پارٹی ویری فکیشن کی رپورٹ (Appendix-5) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) آڈٹ اور اینٹی کرپشن نے Procedural Lapses کی نشاندہی کی تھی۔ ان کی کل مالیت 1090.990 ملین روپے بنتی ہے جس کی تفصیل (Appendix-6) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جن کی موجودہ صورت حال (Appendix-7) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

بروز منگل 02 فروری 2021 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی کے لیے گاڑیوں کی خرید سے متعلقہ تفصیلات

*2682: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ V.C ڈاکٹر اقرار کے دور میں کتنی گاڑیاں خرید کی گئی ان گاڑیوں کی قیمت خرید گاڑی وائز بتائیں؟

(ب) ان گاڑیوں کے خرید کے لیے کس کس اخبار میں اشتہار دیا گیا ان کی نقل فراہم کریں۔

(ج) ان گاڑیوں کی فراہمی کے لیے کس کس پارٹی نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان پارٹیوں کے نام اور ٹینڈر کی رقم پارٹی وائز بتائیں۔

(د) کس کس پارٹی کو گاڑیوں کی فراہمی کا ٹینڈر دیا گیا۔

(ہ) کیا ان گاڑیوں کی Verification تھرڈ پارٹی سے ہوئی۔

(و) ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن کیسی ہے۔

(تاریخ وصولی 25 جون 2019 تاریخ ترسیل 6 ستمبر 2019)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے سابقہ وی سی کے دور میں کل 31 گاڑیاں خریدی گئیں جن کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد Procurement Rules 2014 کے Chapter-VIII,59(c)(vii) کے تحت گاڑیوں کی خرید کے لیے اخبارات میں ٹینڈر کی ضرورت نہ ہے۔

(ج)زرعی یونیورسٹی فیصل آباد Procurement Rules 2014 کے Chapter-VIII,59(c)(vii) کے تحت گاڑیوں کی خرید کے لیے اخبارات میں ٹینڈر کی ضرورت نہ ہے۔

(د) یہ تمام گاڑیاں براہ راست صرف ٹیوٹا، ہینو پاک اور سوزو کی کمپنیوں سے خریدی گئی ہیں۔

(ہ)زرعی یونیورسٹی Procurement Rules 2014 کے تحت کمپنی ریٹس پر خریداری کے لیے تھرڈ پارٹی ویریفکیشن کی ضرورت نہ ہے۔

(و)ان گاڑیوں کی موجودہ پوزیشن بہت اچھی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

بروز منگل 02 فروری 2021 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

صوبہ میں لیچی کے باغات کے علاقہ جات اور پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*6013: **میاں عبد الرؤف:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ بھر میں لیچی کے باغات کن کن علاقوں میں پائے جاتے ہیں اور یہ کتنے رقبہ پر پائے جاتے ہیں ہر ضلع کی الگ تفصیل بیان کریں۔

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پھل کی افزائش کیلئے حکومت نے کوئی خاطر خواہ انتظامات نہ اٹھائے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قدرتی آفات مثلاً بارش اور آندھی وغیرہ کی وجہ سے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے جس کا آج تک کوئی ازالہ نہ کیا گیا۔

(د) کیا حکومت مذکورہ پھل کی پیداوار بڑھانے اور کسانوں کی فلاح و بہبود اور نقصان کے ازالہ کی پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 04 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)صوبہ بھر میں لیچی کے باغات 970 ایکڑ رقبہ پر پائے جاتے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ڈویژن	اضلاع	رقبہ (ایکڑ)
1	فیصل آباد	ٹوبہ ٹیک سنگھ	02
2	گوجرانوالہ	سیالکوٹ نارووال	12 8

3	لاہور	شیخوپورہ	230
		ننکانہ صاحب	80
		لاہور	36
		قصور	442
4	ساہیوال	ساہیوال	37
		پاکپتن	18
5	ملتان	ملتان	105
	کل رقبہ		970

(ب) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد اپیچی کی پیداوار کے فروغ کیلئے کاشت کے جدید امور پر تحقیقی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ ادارہ ہذا نے اب تک اپیچی کی بہتر پیداوار کی 03 منتخب اقسام عام کاشت کیلئے متعارف کروائی ہیں۔ مزید برآں صوبہ پنجاب میں اپیچی کی پیداوار میں اضافے کیلئے پودوں کی تیاری بذریعہ گٹی عمل میں لائی گئی ہے۔ محکمہ زراعت (توسیع واڈاپٹیو ریسرچ) گاؤں کی سطح پر فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے کاشتکاروں کو آگاہی فراہم کرتا ہے۔

(ج) یہ بھی درست نہ ہے کہ قدرتی آفات مثلاً بارش اور آندھی وغیرہ کی وجہ سے اپیچی کے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ لیکن اگر قدرتی آفات وغیرہ سے نقصان بھی ہوتا ہے تو ضلعی انتظامیہ، ریونیو ڈیپارٹمنٹ اور پی ڈی ایم اے اس کا سروے کر کے نقصان کا ازالہ کرتے ہیں۔ مزید براں حکومت نے صوبہ کے تمام متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کیلئے کراپ انشورنس کا پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے جس کے تحت حالیہ سال میں کپاس اور چاول کے 254,482 کاشتکاروں کی فصلات کا بیمہ کرایا گیا ہے جس کیلئے خطیر رقم حکومت پنجاب نے پریمیم سبسڈی کی صورت میں ادا کی ہے۔ حالیہ بارشوں اور دیگر عوامل سے کپاس کی فصل کو یقیناً نقصان پہنچا ہے جس کے ازالے کیلئے متعلقہ انشورنس کمپنیاں نقصان کے ازالے کی پابند ہونگی۔

(د) تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد کے زیر سایہ پنجاب میں پھلوں بشمول اپیچی کی پیداوار میں اضافہ کے لیے محکمہ زراعت کہ زیر اہتمام ترقیاتی منصوبہ بعنوان "پھلدار پودوں کی ترقی بذریعہ فراہمی تصدیق شدہ پوداجات" پر ترقیاتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ مزید براں محکمہ زراعت (توسیع) باغبانی، پھلوں اور سبزیوں کی پیداوار میں بہتری کے لیے کاوش کر رہا ہے۔ اس ضمن میں "پنجاب میں تصدیق شدہ پودوں کے ذریعے پھلوں کی پیداوار بڑھانے کے منصوبہ" کے ذریعے مختلف سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2021)

بروز منگل 02 فروری 2021 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التوا سوال

صوبہ میں دھان کی فصل کی زیادہ پیدوار کے حصول کیلئے نئے بیجوں سے متعلقہ تفصیلات

*6022: **محترمہ عنیزہ فاطمہ**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں دھان کی فصل کی (بڑھوتری) زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے لئے کون کونسے نئے بیج متعارف کروائے ہیں۔ ان نئے بیجوں کی فی ایکڑ پیداوار کی شرح کیا ہے۔ تفصیل بتائیں۔

(ب) صوبہ ہذا میں زراعت کو جدید ٹیکنالوجی کے لئے کتنے ریسرچ سنٹر کس کس جگہ کام کر رہے ہیں۔ مذکورہ سینٹروں کے نام رقبہ جات اور ملازمین و مشینری کی تفصیل بتائیں۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے لے کر 30 ستمبر 2020 مذکورہ تمام ریسرچ سینٹروں میں کون سی فصلات کی ریسرچ کی گئی اور کس کس فصل کے نئے بیج کسانوں کو متعارف کروائے گئے۔

(د) مذکورہ تمام ریسرچ سینٹروں کے اخراجات یکم جنوری 2018 سے 30 ستمبر 2020 تک کی تفصیلات فراہم کریں۔

(تاریخ وصولی 24 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 04 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو نے دنیا بھر میں دھان کی پہلی باسمتی قسم (باسمتی 370) روشناس کرانے کے ساتھ ساتھ اب تک 27 اقسام کا اجراء کیا ہے جن میں اس وقت درج زیل 18 اقسام صوبہ بھر سمیت ملک کے مختلف حصوں میں کاشت کی جاتی ہیں:-

نمبر شمار	قسم دھان	خاصیت	پیداواری صلاحیت من فی ایکڑ
1	باسمتی 370	موٹی	30
2	باسمتی پاک	فائن (باسمتی)	30
3	آئی آر 6	موٹی	100
4	باسمتی 198	فائن (باسمتی)	45
5	کے ایس کے 282	موٹی	100
6	باسمتی 385	فائن (باسمتی)	60
7	سپر باسمتی	فائن (باسمتی)	65
8	باسمتی 2000	فائن (باسمتی)	60

9	کے ایس کے 133	موٹی	105
10	باسمتی515	فائن (باسمتی)	75
11	پی کے 1121 ایرومیٹک	فائن	60
12	کے ایس کے 434	موٹی	105
13	پی کے 386	فائن	70
14	چناب باسمتی	فائن (باسمتی)	65
15	پنجاب باسمتی	فائن (باسمتی)	80
16	کسان باسمتی	فائن (باسمتی)	72
17	سپر باسمتی2019	فائن (باسمتی)	75
18	سپر گولڈ	فائن (باسمتی)	70

(ب) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ صوبہ بھر میں مندرجہ ذیل ریسرچ سنٹرز کام کر رہے ہیں۔ ریسرچ سنٹرز کے رقبہ ،ملازمین اور مشینری کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یکم جنوری 2018 سے 30 ستمبر 2020 تک محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) نے مختلف فصلات اور پھلوں کی 83 اقسام دریافت کی جن کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جبکہ محکمہ زراعت (توسیع واڈاپٹیو ریسرچ) کے تمام اڈاپٹیو ریسرچ فارمز پر یکم جنوری 2018 سے لے کر 30 ستمبر 2020 تک جن فصلات اور بیج پر کام ہوا ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	اڈاپٹیو ریسرچ فارم	فصلات	تحقیق کے پہلو
1	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، بھون چکوال	گندم، چنا، مسور، سرسوں، مونگ، ماش، مونگ پھلی، باجرہ، جوار اور تل	مذکورہ فصلات کی نئی اقسام کے بیج پیدا کرنا اڈاپٹیو ریسرچ کا مینڈیٹ نہیں ہے بلکہ زون کی فصلات کے متعلقہ قابلِ تحقیق (Researchable) مسائل کو مدِ نظر رکھ کر تجربات کرنا ہے۔ مزید پہلے سے ریسرچ کے اداروں کی سفارشات کو مختلف زونز میں دوبارہ چیک کیا

			جاتا ہے اور نئی سفارشات ان مخصوص زون میں اڈاپٹیو ریسرچ کے عملے اور شعبہ توسیع کے عملے کے ذریعے فارمر ڈے، نمائش، میلہ جات، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے کاشتکاروں تک پہنچائی جاتی ہیں۔
2	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، وہاڑی	کپاس، مکئی، دھان، گندم، بہاریہ مکئی	ایضاً
3	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، ڈیرہ غازی خان	گندم اور دھان	ایضاً
4	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، رحیم یار خان	گندم اور کپاس	ایضاً
5	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، سرگودھا	گندم، کینولا، برسیم، کماد، دھان، باجرہ اور مکئی	ایضاً
6	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، شیخوپورہ اور فاروق آباد	دھان، گندم اور سرسوں	ایضاً
7	1-اڈاپٹیو ریسرچ فارم، گوجرانوالہ 2-کوٹ نیناں	دھان، گندم، برسیم، کینولا اور مسور	ایضاً
8	اڈاپٹیو ریسرچ فارم، لیہ	گندم، چنا، رایا، کینولا، سورج مکھی، مسور، تل، کپاس، مونگ، باجرہ اور گوارہ	ایضاً

(د) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے تمام ریسرچ سینٹروں کے یکم جنوری 2018 سے 30 ستمبر 2020 تک کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب یکم فروری 2021)

پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں ملازمین اور پلانٹ کو فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

*5037: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساہیوال میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی۔

(ج)اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے۔

(د)اس ضلع میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے۔

(تاریخ وصولی 20 جون 2020 تاریخ ترسیل 28 اگست 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ساہیوال میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کام کرنے والے 63 ملازمین کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کل رقم -/65,45,63,981 روپے فراہم کی گئی تھی۔

(ج) 1۔ جنرل پلانٹ پری کلین سیکشن ایک گھنٹہ میں 36 ٹن مین پلانٹ سیکشن ایک گھنٹہ میں 20 ٹن

2۔ کوب ڈرائر چیمبر (12 عدد) 456 میٹرک ٹن مکئی کوب شیلر 20 میٹرک ٹن ایک گھنٹہ میں درج ذیل فصلات کا بیج تیار کیا جاتا ہے:

1۔ مکئی 1550 میٹرک ٹن سالانہ

2۔ گندم 24000 میٹرک ٹن سالانہ

3۔ دھان 3000 میٹرک ٹن سالانہ

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن ساہیوال میں کسانوں کو نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔ ریٹ اقسام اور مقدار کی سال وائز تفصیل درج ذیل ہے:

سال 2018

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم (روپے)	ریمارکس
گندم	72682	168,463,270/-	-/2200 تا -/2450 روپے فی تھیلہ
کپاس	13676	17,234,330/-	-/1000 تا -/2700 روپے فی تھیلہ
دھان	14377	21,666,100/-	-/1000 تا -/2100 روپے فی تھیلہ
چنا	97	630,000/-	-/6400 تا -/6500 روپے فی تھیلہ
مکئی	4783	9,870,700/	-/1100 تا -/5600 روپے فی تھیلہ
مونگ	1175	2,332,500/-	-/1950 تا -/2400 روپے فی تھیلہ
مسور	874	1,092,500/-	-/1250 روپے فی تھیلہ

رایاوکینولہ	175	87,500/-	500/-روپے فی تھیلہ
سبزیات ودیگر	2586	3,961,950/-	

سال2019

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم(روپے)	ریمارکس
گندم	100968	238,215,440/-	2300/-تا-/2550روپے فی تھیلہ
کپاس	19803	24,530,990/-	1017/-تا-/3150روپے فی تھیلہ
دھان	18982	37,841,070/-	1800/-تا-/2500روپے فی تھیلہ
چنا	35	190,100/-	5380/-تا-/5500روپے فی تھیلہ
مکئی	9085	16,112,500/	400/-تا-/1200روپے فی تھیلہ
مونگ	605	1,344,950/-	1950/-تا-/2400روپے فی تھیلہ
مسور	11	8,850/-	800/-تا-/850روپے فی تھیلہ
رایاوکینولہ	4359	3,050,400/-	700/-تا-/750روپے فی تھیلہ
سبزیات ودیگر	972	9,655,900/-	

سال2020

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم(روپے)	ریمارکس
گندم	113966	302,796,450/-	2525/-تا2700روپے فی تھیلہ
کپاس	1217	2,562,870/-	2000/-تا3150روپے فی تھیلہ
دھان	18150	32,526,270/-	1800/-تا2500روپے فی تھیلہ
مکئی	7717	16,462,038/	1350/-تا2200روپے فی تھیلہ
مونگ	1400	5,201,600/-	2150/-تا2250روپے فی تھیلہ
رایاوکینولہ	6323	3,996,125/-	750/-تا800روپے فی تھیلہ
سبزیات ودیگر	4795	11768960/-	

فروخت کردہ بیجوں کی مقدار اور ریٹ کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

ساہیوال: پی پی 198 میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*5114: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی۔198 میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی کس کس مقام پر ہے گزشتہ دو سالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے اس پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حکومت نے ضلع ساہیوال میں تجربہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں محکمہ زراعت ریسرچ ونگ متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کیلئے کیا اقدامات اُٹھا رہا ہے مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ج) ضلع ساہیوال محکمہ زراعت کے ریسرچ و سیم و تھور ونگ میں کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 جون 2020 تاریخ ترسیل 25 اگست 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال حلقہ پی پی 198 میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	یونین کونسل	کل رقبہ یونین کونسل (ایکڑوں میں)	سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ (ایکڑوں میں)
1	112/9L	10280	7550
2	114/9L	12609	10200
3	119/9L	12252	12000
4	91/9L	9250	6200
5	88/9L	9775	3675
6	اورنگ آباد	13100	Nil
7	89/6R	9500	Nil
8	58/GD	12500	Nil
	میزان	89266	39625

محکمہ زراعت کے پاس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کیلئے کوئی مینڈیٹ نہ ہے لہٰذا گزشتہ دو سالوں میں کوئی بھی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی قابل کاشت نہیں بنائی گئی۔

(ب) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ کی ایک ذیلی لیبارٹری تجزیہ گاہ برائے اراضی و پانی، پاکپتن روڈ ساہیوال میں قائم ہے۔ کاشتکاران کو مٹی اور پانی کے صحیح استعمال کیلئے مفید مشورہ جات دیئے جاتے ہیں جس کیلئے لیبارٹری میں مٹی اور پانی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ مٹی

اور پانی کی تجزیہ رپورٹ کے مطابق زمینداروں کو ضروری سفارشات دی جاتی ہیں۔ مزید برآں (منصوبہ برائے فراہمی سہولیات کاشتکاران بذریعہ جدید توسیع سروسز زراعت 2.0) کے تحت محکمہ زراعت توسیع ساہیوال سے مٹی کے نمونہ جات وصول اور ان کا تجزیہ بھی کیا جاتا ہے۔ سال 20-2019 میں کیے گئے نمونہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مٹی کے نمونہ جات (کل تعداد)	پانی کے نمونہ جات (کل تعداد)	مٹی کے نمونہ جات (کل تعداد برائے Extension 2.O)	پانی کے نمونہ جات (کل تعداد برائے Extension 2.O)
1706	559	9545	2129

(ج) محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے زیر سایہ ضلع ساہیوال میں سیم و تھور ونگ کا کوئی دفتر موجود نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کیلئے مختص رقم سے متعلقہ تفصیلات

*5799: **سید عثمان محمود:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 21-2020 کے لئے گندم، چاول، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کے لئے کون کون سے منصوبہ جات شروع کئے گئے ہیں؟

(ب) ان منصوبہ جات کے لئے کتنے ملین روپے کی رقم کس کس جنس کے لئے مختص کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 10 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) وزیر اعظم پاکستان کے ایمرجنسی پروگرام کے تحت 20-2019 میں گندم، دھان، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار بڑھانے کیلئے مندرجہ ذیل قومی منصوبہ جات شروع کیے گئے ہیں جو 21-2019 میں بھی جاری ہیں۔ ان منصوبہ جات کا دورانیہ 5 سال (20-2019 سے 24-2023 تک) ہے۔ ان منصوبہ جات کے تحت کماد، دھان اور گندم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھا کر کاشتکاروں کی آمدن میں اضافہ کیا جائے گا اور ان فصلات سے رقبہ بچا کر تیلدار اجناس کی کاشت کو فروغ دیا جائے گا۔

1۔ گندم کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

2۔ کماد کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

3۔ دھان کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

4۔ تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد (ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب) اور زیر سایہ اداروں میں گندم، چاول، کماد اور تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کیلئے 21-2020 میں جن منصوبہ جات پر کام ہو رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد

ادارہ ہذا میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ترقیاتی منصوبہ)

ii زیادہ زنک کی مقدار والی گندم کی اقسام کی تیاری اور فروغ(PARB-1115)

iii چاول اور گندم کی ایسی اقسام کی تیاری اور فروغ جو چاول اور گندم کے ہیر پھیر اور موسمیاتی تبدیلیوں میں موثر کارکردگی کی حامل ہوں(PARB-770)

2 تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو

ادارہ ہذا میں مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i موسمیاتی تبدیلی کے منظر نامہ میں آبپاش علاقوں کیلئے چاول اور گندم کی نئی اقسام کی دریافت(PARB-770)

ii موسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں، پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کیلئے تحقیقات (PARB-904)

iii قومی پروگرام برائے بڑھوتری منافع بذریعہ چاول کی پیداوار میں اضافہ

3 تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد

ادارہ میں وزیراعظم زرعی ایمرجنسی پروگرام کے تحت "قومی پروگرام برائے اضافہ پیداوار گنا" شروع کیا گیا ہے۔

4 تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد

ادارہ ہذا میں تیلدار اجناس، کینولا، سورج مکھی، تل اور سویابین کی پیداوار میں اضافے کیلئے مندرجہ ذیل منصوبہ جات چل رہے ہیں:

i موسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں، پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کیلئے تحقیقات(PARB-904)

ii بدلتی آب وہوا کے تحت سویابین اور تل پر ماحولیاتی مطابقت پر تجربات(PARB-906)

(ب)ان منصوبہ جات کیلئے مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام منصوبہ	مختص کردہ رقم برائے 5سال 20-2019 تا 24-2023(ملین روپے)			مختص کردہ رقم برائے سال 21-2020(ملین روپے)		
	کل لاگت	حصہ حکومت پاکستان	حصہ حکومت پنجاب	کل لاگت	حصہ حکومت پاکستان	حصہ حکومت پنجاب
گندم کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	12535.000	3089.088	9445.912	1000.000	200.000	800.000

کماد کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	2048.930	265.030	1783.900	262.010	37.010	225.000
دھان کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	6327.760	1497.000	4830.760	568.000	168.000	400.000
تیلدار اجناس کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ	5114.999	1998.182	3116.817	685.920	266.666	419.260

محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) کے تحت جاری منصوبہ جات کیلئے سال 21-2020 میں مختص کی گئی رقم کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ادارہ کا نام	پروجیکٹ کا نام	مختص رقم (ملین)
1	تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد	i. گندم کی پیداوار میں اضافہ کا قومی منصوبہ (ترقیاتی منصوبہ) ii. زیادہ زنک کی مقدار والی گندم کی اقسام کی تیاری اور فروغ (PARB-1115) iii. چاول اور گندم کی ایسی اقسام کی تیاری اور فروغ جو چاول اور گندم کے ہیر پھیر اور موسمیاتی تبدیلیوں میں موثر کارکردگی کی حامل ہوں (PARB-770)۔	150 9 2.2
2	تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو	i موسمیاتی تبدیلی کے منظر نامہ میں آبپاش علاقوں کیلئے چاول اور گندم کی نئی اقسام کی دریافت (PARB-770) ii. موسمیاتی تبدیلی کے منظر نامہ میں فصلوں، پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کیلئے تحقیقات (PARB-904) iii. قومی پروگرام برائے بڑھوتری منافع بذریعہ چاول کی پیداوار میں اضافہ	6.018 4.069 150.82
3	تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد	قومی پروگرام برائے اضافہ پیداوار گنا	170.838

4	تحقیقاتی ادارہ برائے تیلدار اجناس، فیصل آباد	i موسمیاتی تبدیلی کے تناظر میں فصلوں، پھلوں، سبزیوں اور ان کی مصنوعات کی غذائیت میں اضافے کے لئے تحقیقات (PARB-904). ii بدلتی آب وہوا کے تحت سویابین اور تل پر ماحولیاتی مطابقت پر تجربات (PARB-906)	5.190 5.164

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

رحیم یار خان کراپ رپورٹر، فیلڈ اسسٹنٹ اور فیلڈ سپروائزر، زراعت آفیسر کی خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5803: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کراپ رپورٹر فیلڈ اسسٹنٹ، فیلڈ سپروائزر اور زراعت آفیسر کی کتنی اسامیاں خالی اور کتنی پر ہیں؟

(ب) سال 20-2019 میں ضلع میں غیر معیاری، ناقص کھاد اور زرعی ادویات رکھنے فروخت کرنے والے کتنے کھاد ڈیلرز / زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف کیا کیا کارروائی کی گئی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 10 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع رحیم یار خان محکمہ زراعت میں کراپ رپورٹر، فیلڈ اسسٹنٹ، فیلڈ سپروائزر اور زراعت آفیسر کی خالی اور پُر اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام اسامی	کل تعداد	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
1	کراپ رپورٹر	43	39	04
2	فیلڈ اسسٹنٹ	201	199	02
3	فیلڈ سپروائزر	-	-	-
4	زراعت آفیسر	29	23	06

(ب)سال20-2019 ضلع رحیم یار خان میں غیر معیاری، ناقص کھاد اور زرعی ادویات رکھنے اور فروخت کرنے والے کھاد ڈیلرز / زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف کی گئی کارروائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

کارروائی کی تفصیل	زرعی ادویات ڈیلرز	کھاد ڈیلرز
تعداد سیمپل	479	340
تعداد فٹ سیمپل	469	323
تعداد ان فٹ سیمپل	10	17
ایف آئی آر رجسٹرڈ	02(8)ایف آئی آر پینڈنگ ہائیکورٹ سٹے آرڈر	16(2عدالت سے سٹے لیا ہے)
ریڈ کیس	10	01
مقدار ضبط شدہ جعلی زرعی ادویات / کھاد	1205.4 کلو گرام 2930.1 لیٹر	750 بوری باردانہ کی تبدیلی کرنے پر کھاد برآمد کر کے مال مقدمہ پولیس کی تحویل میں دیا گیا ہے۔
مالیت ضبط شدہ زرعی ادویات	1,20,74,225/- روپے	-
تعداد مقدمات زیر سماعت بعدالت	11	16
جرمانہ	30,000/- روپے	-

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

رحیم یار خان: پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پروسیسنگ پلانٹ میں ملازمین کی تعداد اور بیج کی پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*5976: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے ضلع رحیم یار خان میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں کتنی رقم فراہم کی گئی تھی۔

(ج) اس پلانٹ میں سالانہ کتنا بیج کس کس فصل کا تیار کرنے کی صلاحیت ہے۔

(د) اس ضلع میں سال 2018، 2019 اور 2020 میں کسانوں اور کاشتکاروں کو کتنی مالیت کا کون کون سا بیج فراہم کیا گیا یہ بیج کس کس ریٹ پر فراہم کیا گیا کیا بیج نقد فراہم کیا گیا یا پھر فری آف کاسٹ فراہم کیا گیا اگر قیمتاً فراہم کیا گیا تو کتنی رقم کن کن افراد سے وصول کرنی ہے۔

(تاریخ وصولی 22 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 25 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن ضلع رحیم یار خان میں سیڈ پروسیسنگ پلانٹ میں کام کرنے والے 83 ملازمین کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس پلانٹ کو مالی سال 20-2019 میں حکومت پنجاب کی طرف سے کوئی مالی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ج) i سیریل پلانٹ میں گندم اور رایا کی فصل پروسیس کی جاتی ہے۔ پلانٹ کی صلاحیت درج ذیل ہے:

20 ٹن فی گھنٹہ (20x24x365، جو کہ ایک لاکھ پچھتر ہزار دو صد ٹن سالانہ ہے)

ii جننگ فیکٹری میں کپاس کی گانٹھ تیار کرنے کی صلاحیت درج ذیل ہے:

07 گانٹھ فی گھنٹہ (7x24x365، جو کہ اکسٹھ ہزار تین صد بیس گانٹھ سالانہ ہے)۔

(د) پنجاب سیڈ کارپوریشن رحیم یار خان میں کسانوں کو نقد پیسے وصول کر کے بیج فراہم کیا جاتا ہے۔ ریٹ اقسام اور مقدار کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

سال 2018

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم	ریمارکس
گندم	17120	41750000/-	2200 تا 4800 روپے فی تھیلہ
کاٹن	18656.5	46808430/-	1000 تا 6000 روپے فی تھیلہ
دھان	8917	17381100/-	1000 تا 1900 روپے فی تھیلہ
مکئی	1299	1934600/-	1100 تا 2800 روپے فی تھیلہ
کینولہ	98	49000/-	500 روپے فی تھیلہ
پیاز	250	250000/-	1000 روپے فی تھیلہ
مونگ	288	572400/-	1950 تا 2400 روپے فی تھیلہ
سبزیاں	434	624063/-	330 تا 3476 روپے فی تھیلہ
مسور	153	191250/-	1250 روپے فی تھیلہ

سال 2019

فصلات	تعداد تھیلا	مالیت رقم	ریمارکس
گندم	16661	41829550/-	2270 تا 2450 روپے فی تھیلہ

کاٹن	29562	71969890/-	1013 تا 10280 روپے فی تھیلہ
دھان	16058	29114290/-	1120 تا 2390 روپے فی تھیلہ
مکئی (Synthetic)	10263	13781930/-	1320 تا 1550 روپے فی تھیلہ
رایا	696	490650/-	300 تا 750 روپے فی تھیلہ
کینولہ	829	587750/-	700 تا 750 روپے فی تھیلہ
مونگ	1719	4189325/-	1175 تا 2400 روپے فی تھیلہ

سال 2020

گندم	18599	50660400/-	2700 تا 2800 روپے فی تھیلہ
کاٹن	27525.5	66749560/-	1580 تا 4300 روپے فی تھیلہ
دھان	4191	9425880/-	810 تا 2800 روپے فی تھیلہ
مکئی	51	206550/-	1550 تا 4100 روپے فی تھیلہ
چارہ جات	354	916200/-	2550 تا 2800 روپے فی تھیلہ
کینولہ	33	24750/-	750 روپے فی تھیلہ
مونگ	1255	3892000/-	3100 روپے فی تھیلہ
رایا	401	216000/-	400 تا 800 روپے فی تھیلہ
سبزیاں	1394	2606100/-	300 تا 2610 روپے فی تھیلہ

فروخت کردہ بیجوں کی مقدار اور ریٹ کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

صوبہ میں حالیہ بارشوں سے فصلوں کے متاثرہ اضلاع اور رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*6034: **میاں عبد الرؤف**: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حالیہ مون سون کی بارشوں کی سال 2020 کی وجہ سے صوبہ کے کئی اضلاع میں فصلات کو بہت زیادہ نقصان پہنچا ہے جس کی وجہ سے کسان بہت زیادہ بدحالی کا شکار ہو گئے ہیں حالیہ بارشوں سے جو اضلاع متاثر ہوئے ہیں ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) مذکورہ اضلاع کے متاثر کسانوں کا (bio- data) محکمہ نے حاصل کر لیا ہے متاثرہ کسانوں کی حکومت نے کیا امداد کی ہے اور اس پر کل کتنے اخراجات آئے ہیں۔

(ج)اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت صوبہ کے تمام متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کے لئے کوئی منصوبہ یا سکیم لانے کا ارادہ رکھتی ہے تا کہ کسان اپنی آئندہ کی فصل بونے کے قابل ہو سکیں نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 28 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف)متعلقہ نہیں ہے۔

(ب)متعلقہ نہیں ہے۔

(ج)حکومت نے صوبہ کے تمام متاثرہ کسانوں کو ریلیف دینے کیلئے کراپ انشورنس کا پراجیکٹ شروع کیا ہوا ہے جس کے تحت حالیہ سال میں کپاس اور چاول کے 254,482 کاشتکاروں کی فصلات کا بیمہ کرایا گیا ہے جس کیلئے خطیر رقم حکومت پنجاب نے پریمیم سبسڈی کی صورت میں ادا کی ہے۔ حالیہ بارشوں اور دیگر عوامل سے کپاس کی فصل کو یقیناً نقصان پہنچا ہے جس کے ازالے کیلئے متعلقہ انشورنس کمپنیاں نقصان کے ازالے کی پابند ہوں گی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6055: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر قائم ہیں؟

(ب)ان کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے۔

(ج) کتنی رقم سے اس حلقہ میں کون کون سے کھالہ جات کی تعمیر کی جائے گی۔

(د)ان کھالوں کی تعمیر کے لئے حکومت کی طرف سے کون کون سا سامان فراہم کیا جاتا ہے اور کسانوں سے کس کس مقصد کے لئے فنڈز وصول کئے جاتے ہیں۔

(ہ)ان تحصیلوں میں کتنے کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں یہ کب تک پختہ کر دیئے جائیں گے۔

(تاریخ وصولی 29 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 24 نومبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل فورٹ عباس اور ہارون آباد میں محکمہ زراعت کے دفاتر کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان دفاتر کے لیے مالی سال 21-2020 میں -/5,13,75,584 روپے فراہم کیے گئے۔

(ج)اس حلقہ میں مالی سال 21-2020 کے دوران 39 کھالہ جات کی اصلاح وپختگی کی جائے گی جس کا تخمینہ لاگت (حکومتی حصہ)-/14,24,10,185 روپے ہے جن کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ان کھالہ جات کی اصلاح وپختگی کیلئے حکومت کی جانب سے مندرجہ ذیل سامان کی خرید کیلئے فنڈز فراہم کیے جاتے ہیں:

کنکریٹ سے تیار کردہ پختہ سیگمنٹس(PCPS Segments)

پختہ نکہ جات

پلیوں کی تعمیر اور نکہ جات کی تنصیب کے لیے اینٹ، سیمنٹ اور ریت

مزید برآں کھالہ جات کی اصلاح وپختگی کیلئے کسانوں سے راج/مزدوروں کی مزدوری اور کچے کھال کی اصلاح کی مد میں مزدوری وصول کی جاتی ہے۔

(ہ)ان تحصیلوں میں 78 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ ہیں جو کہ آئندہ 3 سال کے دوران، پہلے آیئے پہلے پایئے اور فنڈز کی دستیابی کی بنیاد پر پختہ کیے جائیں گے۔

تحصیل	غیر اصلاح شدہ کھالہ جات
فورٹ عباس	64
ہارون آباد	14

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

رواں سال میں چھوٹے کاشتکاروں کو ای کریڈٹ سکیم کے تحت قرضہ کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*6075: **محترمہ سلمٰی سعدیہ تیمور**: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چھوٹے کاشتکاروں کو ای کریڈٹ سکیم کے تحت 2020 میں کتنا قرض دیا گیا ہے اس کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب)ای کریڈٹ سکیم کے تحت قرضہ دینے کا طریقہ کار کیا ہے۔

(ج) کونسے کسان ای کریڈٹ قرض کے حق دار ہوتے ہیں۔

(تاریخ وصولی 29 ستمبر 2020 تاریخ ترسیل 4 دسمبر 2020)

جواب

وزیرزراعت

(الف) رواں مالی سال 21-2020 میں ایک لاکھ تریسٹھ ہزار چار سو چوراسی چھوٹے کاشتکاروں کو بلاسود قرضے دیے جا چکے ہیں جن کی مالیت -/9,67,00,00,000 (نوارب سڑسٹھ کروڑ) روپے سے زائد ہے۔

(ب)ای کریڈٹ سکیم کے تحت کاشتکار حضرات بلاسود قرضہ کے حصول کے لئے قریبی اراضی ریکارڈ سینٹر

(PLRA Farmer's Registaration Centre)سے اپنی رجسٹریشن کرواسکتے ہیں جس کے بعد رجسٹرڈ کاشتکاروں کا ڈیٹا سکیم سے منسلک بینکوں کو مہیا کیا جاتا ہے۔اس سکیم کے تحت پانچ ایکڑ تک کاشت کرنے والے مزارعین / ٹھیکیداران / زمین مالکان کو اخوت، نیشنل رورل سپورٹ پروگرام(NRSP)، ٹیلی نار مائیکرو فنانس بنک سے قرضے کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے جبکہ 12.5 ایکڑ تک کے زمین مالک کاشتکاروں کو نیشنل بینک آف پاکستان(NBP)اور زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ(ZTBL)سے قرضے کا حصول ممکن بنایا جاتا ہے تاہم سود / مارک اپ سبسڈی صرف پانچ ایکڑ تک فراہم کی جاتی ہے۔ربیع کی فصل کیلئے-/30,000روپے فی ایکڑ اور خریف کی فصل کیلئے-/50,000روپے فی ایکڑ بغیر سود کے قرضے فراہم کیے جارہے ہیں۔

(ج)مزارعین / ٹھیکیداران جو کہ پانچ ایکڑ تک زمین کاشت کرتے ہیں اور جو کاشتکار 12.5 ایکڑ اراضی کے مالک ہیں، اس سکیم کے تحت بلاسود قرضہ لینے کے اہل ہیں تاہم سود / مارک اپ سبسڈی صرف پانچ ایکڑ تک فراہم کی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

رحیم یار خان میں کپاس اور گنے کی کاشت کے رقبہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6122: **جناب ممتاز علی**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے رقبہ پر کپاس اور کتنے رقبہ پر گنا کاشت کیا جاتا ہے۔

(ب) کیا ضلع ھذا میں کپاس اور گنا کے بیج اور اچھی پیداوار کے لیے کوئی تحقیقی ادارہ کام کررہا ہے اگر ہاں تو کس جگہ ہے مذکورہ ادارہ کے قیام اور کارکردگی کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی یکم اکتوبر 2020 تاریخ ترسیل 15 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع رحیم یار خان میں درج ذیل رقبہ پر کپاس اور گنے کی کاشت کی جاتی ہے:

سال	کپاس (رقبہ ایکڑوں میں)	گنا (رقبہ ایکڑوں میں)
2020	4,74,000	4,30,000

(ب) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد (ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت، حکومت پنجاب) کے زیر سایہ کپاس اور گنا کے بیج اور پیداوار کی بہتری کے لیے مندرجہ ذیل تحقیقاتی ادارے ضلع رحیم یار خان میں کام کررہے ہیں۔

1. تحقیقاتی اسٹیشن برائے کپاس، خانپور

ادارہ تحقیقات کپاس، ملتان کا ایک ذیلی ادارہ تحقیقاتی اسٹیشن برائے کپاس، تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں کپاس پر تحقیقاتی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔اس ادارے نے کپاس کی کئی اقسام متعارف کروائی ہیں جو کہ حکومت پنجاب سے ان ناموں

RH-668(Bt),RH-662(Bt), RH(1RH)-647(Bt),RH-112, سے منظور شدہ ہیں۔ مزید بر آں نئی اقسام RH-Afnan-11 اور King-20 منظوری کے مراحل میں ہیں۔

2. تحقیقاتی اسٹیشن برائے کماد، خانپور

تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ تحقیقاتی اسٹیشن برائے کماد، تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں واقع ہے۔ اس ادارے نے گنے کی کاشت میں جنوبی پنجاب کے لیے اہم کردار ادا کیا ہے اور نئی اقسام متعارف کروائی ہیں جن میں CPF-234، CPF-252, CPF-250، 251 اور CPF-253 شامل ہیں۔ یہ اقسام بطور خاص جنوبی پنجاب کے لیے سفارش کی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی میں اینٹی کرپشن مقدمات میں ملوث ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6400: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے کون کون سے افسران و ملازمین کے خلاف محکمہ اینٹی کرپشن میں مقدمات درج ہیں ان ملازمین کے نام، گریڈ اور مقدمہ کی تفصیل دی جائے۔

(ب) کتنے ملازمین ایسے ہیں جن کو اینٹی کرپشن میں مقدمہ درج ہونے پر گرفتار کیا گیا اور وہ ضمانت پر ہیں ان کے نام مع عہدہ وغیرہ کی تفصیل دی جائے۔

(ج) کیا کوئی ملازم اینٹی کرپشن میں مقدمہ درج ہونے اور گرفتاری کے بعد ضمانت پر ہو وہ اپنے عہدہ پر برقرار رہ سکتا ہے تو کس قاعدہ قانون کے تحت مکمل تفصیل دی جائے۔

(د) کیا حکومت اس یونیورسٹی سے ایسے افراد کو ملازمت سے برخاست کرنے یا ان کو Suspend کرنے کا ارادہ ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 12 نومبر 2020 تاریخ ترسیل 29 دسمبر 2020)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے درج ذیل ملازمین کے خلاف محکمہ اینٹی کرپشن میں مقدمات درج ہیں:

1۔ ڈاکٹر اقرار احمد خان، سابقہ وائس چانسلر کے خلاف مقدمہ نمبر ACE-FR-2020/6784 بتاریخ 2020-9-26 زیر دفعہ 470/471,409/468 PCA 5/2/47,PPC تھانہ اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ ریجن فیصل آباد بابت غیر قانونی بھرتیاں، اعزازیہ وصول کرنے اور ڈبل سیلری وصول کرنے کے الزام میں درج ہے۔ کاپی ''ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

2۔ چوہدری محمد حسین سابقہ رجسٹرار بھی درج بالا مقدمہ میں نامزد ہے۔

3۔ آصف علی، جونیئر فیلڈ اسسٹنٹ (BPS-05) کے خلاف مقدمہ نمبر 15/2017 زیر دفعہ PPC5(2)47PCA161 بتاریخ 08-12-2017 پولیس اسٹیشن اینٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ چنیوٹ رشوت لینے کے الزام میں درج ہے۔

(ب) ڈاکٹر اقرار احمد خان اور چوہدری محمد حسین کے خلاف مقدمہ درج ہے لیکن وہ ابھی تک گرفتار نہ ہوئے ہیں جبکہ مسٹر آصف علی گرفتار ہوئے تھے لیکن اب وہ ضمانت پر ہے۔

(ج) ڈاکٹر اقرار احمد خان اور چوہدری محمد حسین یونیورسٹی سروس سے ریٹائرڈ ہو چکے ہیں جبکہ مسٹر آصف علی کو یونیورسٹی سروس سے معطل کر دیا گیا ہے۔ مقدمہ اس وقت زیر سماعت ہے۔

(د) یونیورسٹی نے آصف علی، جونیئر فیلڈ اسسٹنٹ (BPS-05) کو مورخہ 08-12-2017 سے Suspend کیا ہوا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

ڈیرہ غازیخان میں فروٹ اور سبزی منڈی کی عدم موجودگی سے متعلقہ تفصیلات

*6482: **محترمہ شاہینہ کریم**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں فروٹ منڈی اور سبزی منڈی سرکاری سطح پر موجود نہیں ہے؟

(ب) پرائیویٹ منڈی میں سہولیات ناکافی اور صفائی کی ابتر صورت حال ہے۔

(ج) وہاں مختلف لوگوں کی ملی بھگت سے کاشتکار اور فارمر کا استحصال ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی 14 دسمبر 2020 تاریخ ترسیل 4 جنوری 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) میونسپل کارپوریشن ڈیرہ غازیخان نے سرکاری سبزی و فروٹ منڈی 1976 میں پل پیارے والی کے مقام پر قائم کی جس میں کل 82 دکانات شامل تھیں جو میونسپل کارپوریشن کی طرف سے آڑھتی حضرات کو کرایہ پر دی گئی تھیں۔ اس منڈی کے قریب دل کے ہسپتال کی تعمیر شروع ہوئی تو سبزی منڈی کی جگہ میں سے تین ایکڑ جگہ ہسپتال میں شامل کر لی گئی جس کی وجہ سے سبزی و پھل کی فروخت کیلئے جگہ بہت ہی کم رہ گئی اور آڑھتی حضرات نے اپنا کاروبار ایک غیر منظور شدہ منڈی سرور والی ملتان روڈ پر شفٹ کر لیا۔ مزید یہ کہ محکمہ زراعت (مارکیٹنگ ونگ) ڈیرہ غازیخان میں سرکاری منڈی کی جلد تعمیر کیلئے کوشاں ہیں۔ اس سلسلے میں سال 2012 میں 35 ایکڑ رقبہ پر سرکاری سبزی و پھل منڈی سخی سرور روڈ پر زیر قاعدہ 67 زرعی پیداوار منڈیاں قانون 1979 کے تحت منظور ہوئی، جو آڑھتی حضرات کے دو گروپوں کے اختلافات کی وجہ سے زیر التوا رہی۔ اب آڑھتی حضرات کے درمیان اتفاق

رائے پیدا ہو گیا ہے جس کی اطلاع ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازیخان نے محکمہ کو چند دن پہلے دی ہے۔ڈپٹی کمشنر کی تجویز کمشنر ڈیرہ غازیخان ڈویژن ڈیرہ غازیخان کو انکی رائے کیلئے بھجوائی ہے۔جو نہی یہ رائے محکمہ کو وصول ہوتی ہے منڈی کی تعمیر کیلئے مزید کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

(ب)ایک غیر منظور شدہ سبزی و پھل منڈی سرور والی ملتان روڈ پر کام کر رہی ہے۔جہاں سرکاری منڈی میں کام کرنیوالے آڑھتی سرکاری منڈی کی جگہ پر دل کا ہسپتال بننے کی وجہ سے منتقل ہو گئے۔اس لیے مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان اس منڈی میں بنیادی سہولیات فراہم کر رہی ہے جس میں پینے کا صاف پانی، پانی چھڑکاؤ، ہینڈ واش ٹینک شامل ہیں۔اس کے علاوہ مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ڈیرہ غازیخان کے زیر صدارت حکومت پنجاب کی قائم کردہ کمیٹی کے زیر اہتمام سبزی و پھل منڈی کی صفائی و کوڑا کرکٹ کی اُٹھوائی کا ٹھیکہ ماہانہ بنیادوں پر دیا ہے جس کی صفائی وغیرہ اب روزانہ کی بنیاد پر مذکورہ ٹھیکیدار بہتر طور پر کر رہا ہے اور اس سلسلے میں صدر انجمن آڑھتیان ڈیرہ غازیخان صفائی پر مطمئن ہونے پر سرٹیفیکیٹ برائے ادائیگی رقم ٹھیکہ دفتر ہذا کو لکھ کر دیتا ہے جس پر مذکورہ ٹھیکیدار کو ادائیگی کی جاتی ہے۔

(ج)متذکرہ بالا پرائیوٹ سبزی و پھل منڈی ڈیرہ غازیخان میں زرعی اجناس نیلام عام کے ذریعے فروخت کی جاتی ہیں اور کاشتکاروں کا استحصال نہیں ہوتا۔چیئرمین مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازیخان کی ہدایت پر مذکورہ منڈی میں کاشتکار حضرات کو درپیش مسائل کے حل کیلئے منڈی میں ایک شکایت سیل قائم کیا ہوا ہے جہاں کاشتکار اپنی شکایات درج کرواسکتے ہیں۔کاشتکار حضرات کی شکایات پر فوری کارروائی قانون کے مطابق عمل میں لائی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

صوبہ میں مشروم کی کاشتکاری کے علاقہ جات اور اس کی پیداوار ی بڑھوتری سے متعلقہ تفصیلات

*6519: **محترمہ عائشہ اقبال**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ بھر میں (Mushrooms) مشروم کی کاشتکاری کن علاقوں میں کی جاتی ہے؟

(ب)حکومت کی جانب سے مشروم کی پیداوار ی بڑھوتری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

(ج)مشروم کی درآمدات اور برآمدات کن ممالک سے کی جارہی ہے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(د)کیا حکومت مشروم کی کاشتکاری کے حوالے سے پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 21 دسمبر 2020 تاریخ ترسیل 18 فروری 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) کھمبیاں اُگانے کے لیے کسی علاقہ کی قید نہیں ہے۔ یہ بند کمروں میں مصنوعی روشنی اور درجہ حرارت میں اُگائی جاتی ہیں۔ صوبہ پنجاب میں مشروم کی کاشتکاری گھریلو پیمانے پر فیصل آباد، لاہور، راولپنڈی، قصور، عارف والا، پتوکی، ملتان، لودھراں، بہاولپور، رحیم یار خان، شیخوپورہ، سرگودھا، بھلوال، چنیوٹ، جھنگ، سیالکوٹ، بہاولنگر، خانیوال، وہاڑی، پاکپتن، ٹبہ سلطان پور اور شکر گڑھ میں کی جارہی ہے تاہم راولپنڈی کے گردونواح میں اس کی کاشت تجارتی پیمانے پر کی جاتی ہے جس کو مقامی ہوٹلز اور سُپر مارکیٹ میں فروخت کے لیے فراہم کیا جاتا ہے۔

(ب) مشروم کی ترویج وترقی کے لیے انسٹیٹیوٹ آف ہارٹیکلچرل سائنسز زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں تحقیق کا عمل بطریق احسن جاری ہے جہاں پر تحقیق کے ساتھ مشروم کی کاشت کے متعلق ٹریننگ دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں دیگر سرکاری ادارے جیسے نیفا (NIFA) ترناب پشاور، نیشنل زرعی ریسرچ کونسل (NARC) اسلام آباد اور زرعی ترقیاتی بنک لمیٹڈ (ZTBL) کاشتکاروں کو گھریلو اور وسیع پیمانے پر مشروم کی کاشت کے بارے میں تربیت دیتے ہیں۔ محکمہ زراعت (توسیع) راولپنڈی بھی خواہشمند حضرات / کاشتکاروں کو مشروم کی کاشت اور اس کے بیج کی فراہمی سے متعلق معلومات فراہم کرتا ہے۔

(ج) پاکستان میں مشروم زیادہ تر چین، سپین اور دبئی سے درآمد کی جارہی ہے جس میں زیادہ تر Button Mushroom ہے جو کہ پیکنگ (Canned Form) میں درآمد کی جارہی ہے جبکہ عمومی طور پر پاکستان، چین، فرانس، برطانیہ، سوئٹزرلینڈ اور مڈل ایسٹ کے ممالک کو مشروم برآمد کرتا ہے جس میں زیادہ تر شمالی علاقہ جات میں پائی جانے والی جنگلی Black Morel Mushroom ہے جو کہ خشک حالت (Dry Form) میں برآمد کی جاتی ہے۔

(د) مشروم حیاتیاتی تنوع (Biodiversity) کا حصہ ہے اور حیاتیاتی تنوع کے فروغ کے توسط سے کاشتکار کی آمدن میں اضافہ کرنا حکومت پنجاب کی زرعی پالیسی 2018 میں شامل ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

صوبہ میں ورلڈ بنک کے تعاون سے زرعی شعبہ میں SMART کے نام شروع کیے گئے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*6529: **محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ورلڈ بینک نے پنجاب کے زرعی شعبہ کے لئے SMART کے نام سے ایک پروگرام شروع / سپورٹ کیا ہے اگر ہاں تو اس کی تاریخ آغاز کیا ہے؟

(ب) اس پراجیکٹ کے اغراض ومقاصد کیا ہیں۔

(ج) اس پراجیکٹ کے ذریعے پنجاب کے زرعی شعبہ کو کیا فوائد حاصل ہونگے۔

(تاریخ وصولی 21 دسمبر 2020 تاریخ ترسیل 18 فروری 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) دیہی تبدیلیوں اور منڈیوں کے فروغ کا زرعی انقلابی پروگرام (SMART) پنجاب عالمی بینک کے تعاون سے شروع کیا گیا پانچ سالہ منصوبہ ہے جس میں پنجاب حکومت نتائج کی بنیاد پر عالمی بینک سے 300 ملین ڈالرز کا قرض حاصل کرے گی۔ یہ پروگرام فروری 2018 سے شروع ہوا ہے جو کہ 2023ء کو اختتام پذیر ہو گا۔

(ب) کسانوں اور غلہ بانوں کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ کرنا، ماحولیاتی تبدیلیوں سے متعلق مدافعت بڑھانا اور پنجاب میں زرعی کاروبار کی ترقی میں اضافہ کرنا۔

(ج) اس پروگرام کے تحت خصوصی درج ذیل نتائج حاصل ہوں گے:

1۔ معیاری زرعی مداخل (INPUTS) کی رسائی میں بہتری
2۔ فصلوں اور مویشیوں کے متعلق تحقیق اور توسیع کے صوبائی نظام کی بہتری
3۔ ہائی ویلیو ایگریکلچر کی طرف منتقلی
4۔ ویلیو ایڈیشن اور زرعی ٹیکنالوجی میں سرمایہ کاری کیلئے زرعی کاروبار کو مراعات کی فراہمی
5۔ زرعی منڈیوں کی جدت
6۔ فصل بیمہ تکافل پروگرام
7۔ کلائمیٹ سمارٹ زراعت سے متعلق حکومتی سرمایہ کاری میں اضافہ
8۔ ذرائع ابلاغ، مستفید ہونے والوں کی آراء، تعلیم و تربیت، نگرانی اور جائزہ

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

فیصل آباد: ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ کے تحت اداروں کی تعداد اور ان کے سربراہوں سے متعلقہ تفصیلات

*6553: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کے تحت کتنے ادارے کس کس نام سے کہاں کہاں چل رہے ہیں؟

(ب) اس ادارے اور اس کے ماتحت اداروں کے بجٹ کی تفصیل 17-2016 تا 21-2020 کی سال وائز اور ادارہ وائز بتائیں۔

(ج) ان اداروں میں کتنے سیکشن ہیں ان سیکشن کے سربراہان کی تفصیل دی جائے۔

(د) ان اداروں کے پاس علیٰحدہ علیٰحدہ کتنی کتنی اراضی ہے۔

(ہ) ان اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ سال وائز کی فراہم فرمائیں۔

(و) ان اداروں میں کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے۔

(ز) ان اداروں سے پچھلے سالوں کے دوران کون کون سے بیج کس کس فصل کے تیار کیے گئے۔

(ح) کیا حکومت ان اداروں کی تحقیقات C.M.I.T کی کسی سپیشل کمیٹی سے کروائے گی نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

(تاریخ وصولی 05 جنوری 2021 تاریخ ترسیل 18 فروری 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے ماتحت 25 ادارے اور 2 سیکشن کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان۔

2 تحقیقاتی ادارہ برائے گندم، فیصل آباد۔

3 تحقیقاتی ادارہ برائے دھان، کالا شاہ کاکو۔

4 تحقیقاتی ادارہ برائے کماد، فیصل آباد۔

5 ایگریکلچرل بائیو ٹیکنالوجی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد۔

6 ایگرونومک ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد۔

7 ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ، بھکر۔

8 بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال۔

9 تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ، سرگودھا۔

10 ماہر حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔

11 تحقیقاتی ادارہ برائے چارہ جات، سرگودھا۔

12 تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد۔

13 انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائر مینٹل سائنسز، کالا شاہ کاکو۔

14 تحقیقاتی ادارہ برائے مکئی، جوار اور باجرہ، ساہیوال۔

15 تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان۔

16 تحقیقاتی ادارہ برائے روغندار اجناس، فیصل آباد۔

17 تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد۔

18 بعد از برداشت تحقیقاتی سنٹر، فیصل آباد۔

19 تحقیقاتی ادارہ برائے آلو، ساہیوال۔

20 تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں، فیصل آباد۔

21 سوائل فرٹیلیٹی سروے اینڈ سوائل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ، لاہور۔

22 علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور۔

23 تحفظ آب واراضی تحقیقاتی ادارہ، چکوال۔

24 شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں۔

25 تحقیقاتی ادارہ برائے سبزیات، فیصل آباد۔

26 شعبہ زرعی معاشیات، فیصل آباد۔

27 شعبہ شماریات، فیصل آباد۔

(ب) سال 17-2016 تا 21-2020 کے بجٹ کی سال وائز تفصیل Appendix-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں سیکشن اوران کے سربراہان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) اراضی کی تفصیل Appendix-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اداروں کی کارکردگی کی رپورٹ کی تفصیل Appendix-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔

(و) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد اور اس کے ذیلی ادارے صوبہ پنجاب بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ادارہ ہذا اور اس کے ذیلی ادارے جن فصلوں پر ریسرچ کر رہے ہیں ان میں کپاس، گندم، دھان، کماد، مکئی، چنے، مسور، مونگ، ماش، ڈرائی پیز، کاؤپیز، سورج مکھی، کینولہ، رایا، سرسوں، تل، مونگ پھلی، السی، سویابین، جوار، باجرہ، برسیم، جئی، لوسرن، گوار، پٹ سن، سیسل، سن ہیمپ، سٹیویا، تُلسی، اجوائن، سونف، اسپغول وغیرہ شامل ہیں جبکہ پھلوں میں آم، امرود، کھجور، جامن، بیر، انجیر، فالسہ، انار، انگور، زیتون، آڑو، ایوکیڈو، ترشاوہ پھلوں وغیرہ پر ریسرچ کی جارہی ہے۔ مزید براں موسم گرما اور موسم سرما کی مختلف سبزیات پر ریسرچ کی جاتی ہے جن میں مولی، شلجم، پالک، ٹماٹر، مرچ، سلاد، بھنڈی توری، بینگن، ہلدی، میتھی، بند گوبھی، پھول گوبھی، پیاز، گاجر، دھنیا، ادرک، مٹر، کھیرا، گھیاکدو، گھیاتوری، ٹینڈی، خربوزہ، تربوز وغیرہ شامل ہیں۔

(ز) بیجوں کی تفصیل Appendix-IV ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ح) ادارہ ہذا کی اب تک کوئی تحقیقات نہ ہوئی ہے تاہم سپیشل مانیٹرنگ یونٹ، چیف منسٹر آفس ادارہ ہذا کی کارکردگی کا جائزہ لے چکا ہے ۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

گزشتہ پانچ سالوں میں حکومت کی طرف سے کسانوں کو بلاسود قرضوں کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*6695: **محترمہ حناء پرویز بٹ:** کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2013 سے 2018 تک حکومت نے کسانوں کو کتنی مالیت کے بلاسود قرض دیئے؟

(ب) یہ قرض صوبہ بھر کے کن کن اضلاع میں کسانوں کو دیئے گئے اور کتنے کسانوں کو یہ قرض دیا گیا۔

(ج) کیا حکومت مزید کسانوں کو بلاسود قرضے دینے کا ارادہ رکھتی ہے یا اگر کسانوں کو قرض دیئے جارہے ہیں تو کن شرائط پر دیئے جا رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی 22 جنوری 2021 تاریخ ترسیل 15 مارچ 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) کسانوں کی بلاسود قرض سکیم 2013 کی بجائے 2016 میں پانچ سال کے لئے شروع ہوئی تھی۔ سال 2016 سے 2018 تک دو بینکوں (زرعی ترقیاتی بینک، نیشنل بینک آف پاکستان) اور تین مائیکرو فنانس اداروں (اخوت، NRSP اور ٹیلی نار مائیکرو فنانس بینک) کے ذریعے سے 33,963 ملین روپے مالیت کے بلاسود زرعی قرضے کسانوں کو دیے جا چکے ہیں۔ سود اور سروس چارجز کا بوجھ حکومت پنجاب نے برداشت کیا۔

(ب) یہ قرضے صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں کسانوں کو دیے گئے ہیں اور اس عرصے میں 44,953 قرضے دیے جا چکے ہیں۔

(ج) موجودہ سکیم کا آخری سال 21-2020 چل رہا ہے اور اس سکیم کو مزید جاری رکھنے کے لئے مشاورت کی جا رہی ہے۔

کسانوں کو موجودہ سکیم میں مندرجہ ذیل شرائط پر قرضے دیے جا رہے ہیں:

1 12.5 ایکڑ زمین رکھنے والے کسان اس سکیم کے تحت بلاسود قرضہ لینے کے اہل ہوں گے لیکن قرضہ صرف پانچ ایکڑ اراضی رکھنے والے کسانوں کو فراہم کیا جائیگا۔ فصل خریف کے لیے قرضہ کی حد -/50,000 روپے فی ایکڑ اور فصل ربیع کیلئے -/30,000 روپے فی ایکڑ ہے۔

2 مزارعین بھی قرضہ لینے کے اہل ہوں گے جو کہ کاشتکاری سرٹیفکیٹ کی تصدیق کرنے کے بعد فراہم کیا جائے گا۔

3 درخواست دہندہ متعلقہ یونین کونسل کا ہونا چاہیے جہاں اس کی زمین موجود ہے۔

4 بلاسود زرعی قرضہ رجسٹرڈ کاشتکاروں کو فراہم کیا جاتا ہے جس کے لیے غیر رجسٹرڈ کاشتکار قریبی اراضی ریکارڈ سینٹر پر مفت رجسٹریشن کروا سکتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

صوبہ میں شعبہ اصلاح آبپاشی میں فیلڈ سٹاف کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*6746: **میاں عبدالرؤف**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شعبہ اصلاح آبپاشی میں فیلڈ سٹاف جس میں سپروائزر، راڈمین وغیرہ شامل ہیں کو سال 2018 میں کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا کیا مذکورہ بھرتی صوبہ بھر میں کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ شعبہ میں سال 2018 میں بھرتی کئے گئے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا صرف سپروائزر، راڈمین اور درجہ چہارم کے ملازمین کو مستقل نہ کیا گیا ہے مذکورہ اسامیوں میں مستقل نہ ہونے والے ملازمین کی مکمل تفصیل فراہم فرمائیں۔

(ج) حکومت نے سال یکم جنوری 2018 سے یکم جنوری 2020 تک اصلاح آبپاشی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں ضلع وائز تفصیل فراہم فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 27 جنوری 2021 تاریخ ترسیل 15 مارچ 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں سال 2018 میں صرف جونیئر کلرک اور راڈ مین کو کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا تھا اور مذکورہ بھرتی صوبہ بھر میں کی گئی تھی البتہ سپروائزر سمیت گریڈ ایک تا پندرہ تک کی بھرتیاں سال 2017 میں کنٹریکٹ پر صوبہ بھر میں کی گئی تھیں۔

(ب) شعبہ اصلاحِ آبپاشی میں سال 2017 اور 2018 میں مذکورہ بالا بھرتی کیے گئے تمام ملازمین کو ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(ج) حکومت نے یکم جنوری 2018 سے یکم جنوری 2020 تک اصلاحِ آبپاشی کے لیے کھیت کی سطح پر پانی کی بچت، ماحولیاتی تبدیلیوں پر قابو پانے اور پیداوار میں اضافہ کے لیے مختلف منصوبہ جات کے تحت جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب، کھالاجات کی اصلاح و پختگی، کاشتکاروں / سہولت مہیا کرنے والوں کو لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی، ڈرپ و سپرنکلر نظامِ آبپاشی کو چلانے کے لیے سولر سسٹم کی تنصیب، ٹنل کی تنصیب، غیر نہری علاقوں میں آبپاش سکیموں کی اصلاح و پختگی اور آبی تالابوں کی تعمیر پر کام کیا ہے۔ مذکورہ سرگرمیوں کی ضلع وائز تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

اوکاڑہ: واٹر مینجمنٹ ریسرچ سنٹر رینالہ خورد کی تعمیر، اخراجات اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

***6749: جناب منیب الحق:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) واٹر مینجمنٹ ریسرچ سنٹر رینالہ خورد (اوکاڑہ) کی تعمیر کب شروع کی گئی تھی اس پر آج تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے کتنا اور کون کون سا کام موقع پر ہوا ہے؟

(ب) اس کے کتنے ملازم ہیں ان کی تفصیل عہدہ مع گریڈ بتائیں۔

(ج) اس سنٹر کے لئے مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے یہ کس کس مد کے لئے مختص کی گئی ہے۔

(د) اس سنٹر اور اس کے ملازمین کی کارکردگی کی تفصیل سال 19-2018 اور 2019-20 کی بتائیں۔

(تاریخ وصولی 27 جنوری 2021 تاریخ ترسیل 15 مارچ 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف)واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم، رینالہ خورد (اوکاڑہ) کیلئے تقریباً75 ایکڑ رقبہ 2009 میں واٹر مینجمنٹ کو منتقل ہوا جبکہ اس زمین کا قبضہ 2011 میں ملا۔ واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم کی تعمیر سال 2011 میں شروع کی گئی جس کیلئے سال 2011 سے 2020 تک مبلغ -/142.274 ملین روپے خرچ ہوئے، تعمیراتی کام کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	سال 2011 تا 2013		سال 2017 تا 2020
1	تین کمروں اور ایک ہال پر مشتمل دفتر	1	دو لیکچر روم
2	افسروں کی ایک رہائش گاہ	2	اٹھائیس (28) طلبہ کی رہائش کیلئے سات کمروں پر مشتمل ہاسٹل
3	دو ماتحت عملے کی رہائشیں	3	طلبہ کیلئے ایک طعام خانے کی تعمیر
4	تقریباً تین ہزار چالیس (3040) فٹ چاردیواری کی تعمیر	4	زرعی آلات کا ایک شیڈ
5	سڑکوں کی تعمیر	5	محققین کے لیے تین کمروں اور ایک ہال پر مشتمل آرام گاہ
مبلغ 31.708 ملین روپے خرچ ہوئے۔		6	ریسیرچ فام کے گرد تقریبا چھ ہزار (6000) فٹ کی چار دیواری
		7	ایک پانی کی ٹینکی
		8	راستوں / سڑکوں کی تعمیر
		مبلغ 110.566 ملین روپے خرچ ہوئے۔	

(ب)واٹر مینجمنٹ ریسرچ فارم پر کل 23 اسامیاں ہیں جن میں سے 16 پُر شدہ جبکہ 7 اسامیاں خالی ہیں، ریسرچ فارم پر تعینات عملے کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام ملازمین	عہدہ	گریڈ
1	محمد منظور	ڈپٹی ڈائریکٹر (فارم)	18+S.P
2	طاہر محمود	اسسٹنٹ ایگرانومسٹ	18
3	مجاہد علی	اسسٹنٹ ہارٹیکلچرسٹ	18
4	حافظ محمد بلال	اسسٹنٹ ایگریکلچر کیمسٹ	18

5	محمد ارشاد	جونیئر کلرک	11
6	محمد عمر	جونیئر کلرک	11
7	محمد رمضان	ٹریکٹر آپریٹر	5
8	لیاقت علی	ٹریکٹر آپریٹر	5
9	محمد صادق طاہر	ڈرائیور	5
10	مبشر رحمان	ہیلپر	1
11	محمد سجاد	ہیلپر	1
12	ناصر عباس	ہیلپر	1
13	علی رضا	ہیلپر	1
14	صدی احمد	ہیلپر	1
15	میاں خاں	ہیلپر	1
16	ثنا اقبال	ہیلپر	1

(ج) اس ریسرچ فارم پر مالی سال 21-2020 میں مبلغ 17.972 ملین روپے مختص کیے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	گرانٹ نمبر	سیلری بجٹ (ملین روپے)	دفتری اخراجات کا بجٹ (ملین روپے)	کل بجٹ (ملین روپے)
1	18	10.807	2.287	13.094
2	36	1.527	3.351	4.878
میزان		**12.334**	**5.638**	**17.972**

(د) سال 2018 میں اس ریسرچ فارم کے افسران نے 9 مختلف موضوعات اور اہم فصلات پر تجربات کیے جبکہ 2019 میں 3 اور 2020 میں 9 موضوعات پر تحقیق کی گئی ان تحقیقات پر مبنی 5 مقالے مختلف تحقیقی جرنل میں شائع ہو چکے ہیں۔

تحقیقاتی موضوعات کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پچھلے تین سالوں میں آمدن کا ہدف اور اُسکے حصول کی کیفیت درج ذیل ہے:-

1۔ سال 2018 کے لیے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.06 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول 3.08 ملین رہا۔

2۔ سال 2019 کے لیے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.50 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول 4.73 ملین رہا۔ علاوہ ازیں زمینداروں کے 16 تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا جس میں 402 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔

3۔ سال 2020 کے لیے سنٹر کی آمدن کا ہدف 3.60 ملین روپے تھا جبکہ آمدن کا حصول 5.91 ملین رہا۔ مزید برآں زمینداروں کے 56 تربیتی کورسز کا انعقاد کیا گیا جس میں 1173 زمینداروں کو تربیت دی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

زرعی یونیورسٹی کیمپس رینالہ خورد اوکاڑہ کے فعال ڈیپارٹمنٹ کی تعداد اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*6750: **جناب منیب الحق**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) زرعی یونیورسٹی کیمپس رینالہ، دیپالپور (اوکاڑہ) کے کتنے ڈیپارٹمنٹ ہیں اور کتنے فال ہیں؟

(ب) اس کے ڈیپارٹمنٹ کے لئے کتنا کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے۔

(ج) اس یونیورسٹی کے کتنے ملازمین ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم بتائیں۔

(د) اس یونیورسٹی کے طالب علموں کی تعداد کلاس وائز بتائیں طالب علموں سے کتنی فیس کلاس وائز اور کورس وائز وصول کی جاتی ہے۔

(ہ) اس کے V.C، رجسٹرار، کنٹرولر، ٹریژر، ڈین کی مکمل تفصیل مع نام، عہدہ اور گریڈ تعلیم بتائیں۔

(تاریخ وصولی 27 جنوری 2021 تاریخ ترسیل 15 مارچ 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں کل 13 شعبہ جات ہیں اور وہ تمام فعال ہیں۔

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس کیلئے امسال 21-2020 میں کل -/96,62,000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ مع تعلیم کی تفصیل

Appendix-I ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے اوکاڑہ کیمپس میں طالب علموں کی کلاس وائز کل تعداد 715 ہے جس کی تفصیل مع فیس

Appendix-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔۔

(ہ) زرعی نیورسٹی فیصل آباد کے V.C، رجسٹرار، کنٹرولر اور ٹریژر کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیم کی تفصیل Appendix-III ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

چکوال میں مارکیٹ کمیٹی کی تعداد، ملازمین اور خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6793: **محترمہ مہوش سلطانہ**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع چکوال میں ٹوٹل کتنی مارکیٹ کمیٹی کام کر رہی ہیں؟

(ب) ہر مارکیٹ کمیٹی میں کتنا سٹاف موجود ہے کتنی سیٹ خالی ہیں۔

(ج) کتنی مارکیٹ کمیٹی کو ضم کیا گیا۔

(تاریخ وصولی 8 فروری 2021 تاریخ ترسیل 15 مارچ 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع چکوال میں کل 2 مارکیٹ کمیٹیاں کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1 مارکیٹ کمیٹی چکوال

2 مارکیٹ کمیٹی تلہ گنگ

(ب) مارکیٹ کمیٹی چکوال اور مارکیٹ کمیٹی تلہ گنگ میں موجود سٹاف اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	مارکیٹ کمیٹی	منظور شدہ اسامی کا نام	منظور شدہ تعداد	پُر اسامیاں	خالی اسامیاں
1	چکوال	سیکرٹری	1	1	-
2		سب انسپکٹر	1	-	1
3		نائب قاصد	2	-	2
4	تلہ گنگ	سیکرٹری	1	-	1
5		سب انسپکٹر	1	-	1
6		فیلڈ مین	1	1	
7		نائب قاصد	1	-	1
میزان			8	2	6

(ج) مارکیٹ کمیٹی چوآسیدن شاہ کو مارکیٹ کمیٹی چکوال میں ضم کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

پنجاب سیڈ کارپوریشن میں کپاس کے رجسٹرڈ کاشتکاروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7201: سیدہ زہرہ نقوی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس کپاس کے رجسٹرڈ کاشتکاروں کی کتنی تعداد ہے اس بارے تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ کمپنیوں سے بھی بیج خریدتا ہے اگر جواب ہاں ہے میں تو سیڈ کمپنیوں کی فہرست اور نمبر فراہم کئے جائیں۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے 2015 سے 2020 تک کپاس کا کتنا بیج کس قیمت پر فراہم کیا تفصیل فراہم کی جائے۔

(تاریخ وصولی 19 مئی 2021 تاریخ ترسیل 25 جون 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے پاس رجسٹرڈ کاشتکاروں کی تعداد درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	سنٹر	تعداد رجسٹرڈ کاشتکاران
1	رحیم یار خان	201
2	خانیوال	18
3	بہاولپور	22
4	وہاڑی	23
5	ملتان	11
6	بہاولنگر	19
7	کل تعداد	294

رجسٹرڈ کاشتکاران کی تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب سیڈ کارپوریشن پرائیویٹ سیڈ کمپنیوں سے بیج نہیں خریدتی۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن نے 2015 سے 2020 تک مندرجہ ذیل بیج کپاس فراہم کیا:-

سال	فراہم کردہ کپاس بیج (منوں میں)		ریٹ فی من (روپوں میں)	
	بُروالا بنولہ	بغیر بُروالا بنولہ	بُروالا بنولہ	بغیر بُروالا بنولہ
16-2015	16249	10725	5600	7600
17-2016	11554	15095	5400	7200
18-2017	16395	16825	5400	8400
19-2018	25394	11322	6300	9200
20-2019	17297	919	8200	12600
میزان	**86،889**	**54،886**		

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

صوبہ میں زرعی اجناس کی کاشت اور دالوں کی کاشت کے علاقوں سے متعلقہ تفصیلات

*7225: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ بھر میں کون کونسی زرعی اجناس کاشت کی جاتی ہیں نیز دالوں کی کاشت کن علاقوں میں کی جاتی ہے؟

(ب)سال 2019 سے اب تک کون کونسی دالوں کی کاشت کی گئی مکمل تفصیل پیش کی جائے۔

(ج)کیادالوں کی پیداوار صوبہ کی غذائی ضروریات پورا کرنے کے لیے کافی ہے نیز پیداواری بڑھوتری کے حوالے سے کیااقدامات کئے گئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 19 مئی 2021 تاریخ ترسیل 25 جون 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف)صوبہ بھر میں مندرجہ ذیل زرعی اجناس کی کاشت کی جاتی ہے:

خریف فصلات

گنا، دھان، کپاس، باجرہ، جوار، مکئی، تل، ہلدی، مرچ، مونگ پھلی۔

ربیع فصلات

گندم، ٹماٹر، تمباکو، سرسوں، آلو، پیاز، السی، چنا، ادرک، دھنیا، جَو، سورج مکھی۔

خریف سبزیات

اروی، بھنڈی توری، کھیرا، پھلیاں، تر، پیٹھا، کدو، ٹینڈا، تربوز، بینگن۔

ربیع سبزیات

پھول گوبھی، مولی، پالک، شکر قندی، شلجم، مٹر، چکندر، میتھی، سلاد، بند گوبھی، گاجر۔

خریف پھل

بادام، سیب، خوبانی، کیلا، انگور، کھجور، انجیر، گرما، امرود، جامن، لیچی، آم، انار، آلو بخارا، ناشپاتی، فالسہ، پپیتا، آڑو، سردا۔

ربیع پھل

کیلا، بیر، امرود، لوکاٹ، شہتوت، کینو، لیموں، مندرین، مالٹا، موسمبی، کھٹا، میٹھا۔

نیز دالیں پنجاب کے مندرجہ ذیل اضلاع میں کاشت کی جاتی ہیں:

نام دال	علاقہ جات
چنا	اٹک، جہلم، چکوال، خوشاب، میانوالی، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، خانیوال، مظفر گڑھ، لیہ، ڈی جی خان اور بہاولنگر۔
مسور	اٹک، راولپنڈی، جہلم، چکوال، خوشاب، میانوالی، بھکر، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، گجرات، منڈی بہاؤالدین،

	نارووال، گوجرانوالہ، ساہیوال، خانیوال، وہاڑی، بہاولپور اور بہاولنگر۔
مونگ	جہلم، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ، چنیوٹ، شیخوپورہ، قصور، اوکاڑہ، ساہیوال، پاکپتن، ملتان، لودھراں، خانیوال، وہاڑی، مظفرگڑھ، لیہ، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، بہاولپور، رحیم یار خان اور بہاولنگر۔
ماش	راولپنڈی، جہلم، چکوال، میانوالی، بھکر، گجرات، سیالکوٹ اور نارووال۔

(ب) سال 20-2019 اور 21-2020 میں کاشتہ دالوں کے رقبہ اور پیداوار کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام فصل دالیں	سال 20-2019		سال 21-2020	
	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)	رقبہ (ایکڑوں میں)	پیداوار (ٹنوں میں)
چنا	2101230	430200	1961000	164000
مسور	9529	1422	1960	337
مونگ	364000	112659	518200	192535
ماش	23051	3042	11669	1536

(ج) دالوں کی پیداوار صوبہ کی غذائی ضروریات پورا کرنے کیلئے ناکافی ہے بلکہ دالیں درآمد کرنا پڑتی ہیں۔ وفاقی حکومت کے تعاون سے دالوں کی پیداوار میں بڑھوتری کا قومی منصوبہ شروع کیا گیا ہے جس کی کل لاگت 1437.35 ملین روپے ہے۔ دالوں کی پیداواری بڑھوتری کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کیے جا رہے ہیں:

دالوں کے پانچ سالہ منصوبہ کے تحت کاشتکاروں کو دالوں کا بیج 50 فیصد سبسڈی پر فراہم کیا جا رہا ہے۔

پورٹیبل سولر ایریگیشن سسٹم اور دیگر دالوں کی مشینری مثلاً سیڈ ڈرل، ملٹی کراپ تھریشر، مکینیکل ویڈر اور سمال ویڈر 50 فیصد رعائتی قیمت پر فراہم کیے جا رہے ہیں۔

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد مختلف دالوں کی اعلیٰ اقسام کے بیجوں کی مقدار بڑھانے کیلئے منظور شدہ اقسام کا بنیادی بیج (Pre-Basic Seed) پنجاب سیڈ کارپوریشن اور بیج پیدا کرنے والی مقامی کمپنیوں کو فراہم کر رہا ہے تاکہ ترقی پسند کاشتکاروں کی مختلف دالوں کے بیجوں کی ضروریات کو پورا کیا جائے۔

ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد پاکستان کے دوسرے صوبوں کو ان کی ضرورت کے مطابق اپنی منظور شدہ اقسام کا بنیادی بیج (Pre-Basic Seed) فراہم کرتا ہے۔

حکومت پنجاب کی طرف سے کاشتکاروں کو چنا اور مونگ کے بیج پر بالترتیب -/2000 روپے اور -/1000 روپے فی ایکڑ فراہم کیے جا رہے ہیں۔

مسور کے زیر کاشت رقبہ میں کمی اور ان کی ملکی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ستمبر کاشت گنے کی فصل میں مخلوط کاشت متعارف کرائی گئی۔

سال میں مونگ اور ماش کی دو فصلیں (بہاریہ، موسمی) کاشت کرنے کی ٹیکنالوجی دریافت اور متعارف کروائی گئی۔ باغات میں مونگ کی کاشت کو متعارف کروایا گیا ہے۔

زیادہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے پیداواری ٹیکنالوجی کی تیاری کے ساتھ ساتھ اس کی کاشت کاروں تک رسائی کیلئے ورکشاپس، فارم ڈے اور ریڈیو و پرنٹ میڈیا کے ذریعے کسانوں کی رہنمائی اور محکمہ زراعت (توسیع) کے ذریعے پیداواری ٹیکنالوجی کے حصول کو آسان بنایا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7323: **محترمہ ساجدہ بیگم**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کام کر رہے ہیں نیز محکمہ کے کتنے ملازمین تعینات ہیں ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) 20-2019 اور 21-2020 میں ضلع خوشاب کو کتنا بجٹ فراہم کیا گیا اس بجٹ کو کس مد میں خرچ کیا گیا۔

(ج) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں یہ گاڑیاں کن افسران کے زیر استعمال ہیں۔

(تاریخ وصولی 9 جون 2021 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ زراعت کے 34 دفاتر میں 317 ملازمین تعینات ہیں دفاتر اور ملازمین کی مطلوبہ تفصیل "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 20-2019 میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوائز تفصیل	مختص بجٹ 20-2019 (روپے)	اخراجات 20-2019 (روپے)
سیلری (روپے)	165979662	163939174
نان سیلری (روپے)	138216876	136694011

کل(روپے)	304196538	300633185

مالی سال 2020-21 میں اس ضلع کو فراہم کردہ بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

مدوائز تفصیل	مختص بجٹ 2019-20(روپے)	اخراجات 2020-21(روپے)
سیلری(روپے)	173995655	171688057
نان سیلری(روپے)	178796002	175881186
کل(روپے)	352791657	347569243

(ج) ضلع ہذا میں محکمہ کے پاس 19 گاڑیاں ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

خوشاب میں سبزی منڈیوں کی تعداد، سٹور اور دکانوں کے کرایہ سے متعلقہ تفصیلات

*7324: **محترمہ ساجدہ بیگم**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں کتنی سبزی منڈیاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان منڈیوں میں کتنی دکانیں اور سٹور ہیں ان سے کتنا کرایہ وصول کیا جاتا ہے یہ کرایہ کس اکاؤنٹ میں جمع کروایا جاتا ہے۔

(ج) ان منڈیوں کی دیکھ بھال کی ذمہ داری کن کن محکموں کی ہے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات کسانوں سے بہت کم نرخوں پر اشیاء خرید لیتے ہیں اور من مانے ریٹس پر فروخت کرتے ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی 9 جون 2021 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع خوشاب میں دو سبزی و پھل منڈیاں ہیں۔ ایک سبزی منڈی سرگودھا روڈ خوشاب پر واقع ہے اور ایک سبزی منڈی قائد آباد میانوالی روڈ پر واقع ہے۔

(ب) سبزی و فروٹ منڈی خوشاب میں 49 دکانیں ہیں جو کہ آڑھتیان کو الاٹ ہو چکی ہے۔ اس منڈی میں کوئی بھی دکان مارکیٹ کمیٹی کی ملکیت نہ ہے لہٰذا مارکیٹ کمیٹی کو اس مد میں کوئی کرایہ وصول نہ ہوتا ہے۔ سبزی و فروٹ منڈی قائد آباد میں 20 کمیشن ایجنٹس ہیں جن سے مارکیٹ کمیٹی قائد آباد کوئی کرایہ وصول نہیں کرتی ہے۔

(ج)سبزی و فروٹ منڈی سرگودھا روڈ خوشاب کی صفائی اور دیگر معاملات کی دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی جوہر آباد کرتی ہے جبکہ سبزی منڈی قائد آباد کی صفائی اور دیکھ بھال مارکیٹ کمیٹی قائد آباد کرتی ہے۔

(د) یہ بات درست نہ ہے بلکہ ان منڈیوں میں آڑھتی حضرات مارکیٹ کمیٹیوں اور ضلعی انتظامیہ کے نمائندہ کی موجودگی میں کسان اور بیوپاری کی طرف سے لائی گئی اجناس کی بولی منعقد کر کے مال فروخت کرتے ہیں اور اپنا کمیشن وصول کرتے ہیں۔ ان سبزی منڈیوں میں حکومت کی ہدایت کے مطابق کسان پلیٹ فارم کے لیے بھی جگہ مختص کی گئی ہے جہاں زمیندار اپنا مال از خود بغیر کسی کمیشن یا کٹوتی کے فروخت کرتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 اگست 2021)

صوبہ میں فیلڈ سٹاف کی خالی اسامیاں اور ضلع سرگودھا میں پختہ کردہ کھالوں سے متعلقہ تفصیلات

*7437: رانا منور حسین: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں فیلڈ سٹاف، فیلڈ اسسٹنٹ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) کیا محکمہ فیلڈ سٹاف کو پرائیویٹ کمپنی کے ماتحت کرنے کا ارادہ ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے۔

(ج) کیا فیلڈ سٹاف کی محنت کی وجہ سے زراعت کے شعبہ نے پہلے سے زیادہ پیداوار بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے۔

(د) ضلع سرگودھا میں کتنی اسامیاں محکمہ زراعت کے فیلڈ سٹاف کی منظور شدہ ہیں اور کتنی خالی ہیں۔

(ہ) واٹر مینجمنٹ کے تحت کتنے کھال ضلع سرگودھا میں پکے کئے جا رہے ہیں 22-2021 میں کتنی رقم خرچ آئے گی مزید یہ کہ پی پی 79 میں کتنے کھال پکے کئے جا رہے ہیں ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 24 جون 2021 تاریخ ترسیل 16 اگست 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت (توسیع و باغبانی) کے فیلڈ اسسٹنٹ کی کل 2942 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 726 اسامیاں خالی ہیں جبکہ فیلڈ سٹاف کی دیگر خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام اسامیاں	منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
زراعت آفیسر (توسیع) / کاٹن انسپکٹر / فارم منیجر	540	505	35
زراعت انسپکٹر	282	121	161
بیلدار	3274	2235	1039

سپرے مین	03	03	0
فیلڈ مین	30	20	10

(ب) محکمہ زراعت (توسیع) کا فیلڈ سٹاف کو پرائیویٹ کمپنی کے ماتحت کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہے۔

(ج) باوجود کمی فیلڈ سٹاف، محکمہ زراعت کے سٹاف کی ان تھک محنت اور کاوش سے فصلات کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔

(د) محکمہ زراعت (توسیع و باغبانی) ضلع سرگودھا کے فیلڈ اسٹاف کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نام اسامیاں	منظور شدہ اسامیاں	پُر شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
زراعت آفیسر (توسیع) / کاٹن انسپکٹر / فارم مینجر	31	19	12
زراعت انسپکٹر	11	08	03
فیلڈ اسسٹنٹ	157	124	33
بیلدار	140	91	49
فیلڈ مین	02	01	01

(ہ) واٹر مینجمنٹ کے تحت مالی سال 22-2021 کے دوران ضلع سرگودھا میں 178 کھالہ جات پختہ کیے جائیں گے جن کو پختہ کرنے کیلئے تقریباً 28 کروڑ روپے خرچ کیے جائیں گے۔ مزید یہ کہ پی پی 79 میں امسال 20 کھالہ جات پختہ کیے جائیں گے جن میں سے 15 کھالاجات کی پختگی کا کام شروع ہو چکا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کھال نمبر	موضع
1	10550/R	126 جنوبی
2	159010/L	60 جنوبی
3	19500/L	107 شمالی
4	9393/R	114 شمالی
5	4341/L	61 جنوبی
6	6800/R	121 جنوبی
7	13863/R	115 شمالی
8	6473/R	62 جنوبی
9	182560/L	128 جنوبی
10	12563/R	115 شمالی
11	2463/L	111 شمالی

12	R/1000	166 شمالی
13	L/185762	132 جنوبی
14	L/95195	155 شمالی
15	L/1250	116 شمالی

مزید 5 کھالہ جات کو پختگی کے لیے بھی بہت جلد منتخب کر لیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2021)

ضلع سیالکوٹ اور چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7460: جناب محمد الیاس: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت سیالکوٹ اور چنیوٹ میں اس وقت کل کتنے ملازمین کنٹریکٹ بنیاد پر کام کر رہے ہیں ان کے گریڈ کون کون سے ہیں اور کتنی مدت سے وہ خدمات سرانجام دے رہے ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت میں کنٹریکٹ بنیاد پر کام کرنے والے ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے کوئی پالیسی وضع کی گئی ہے کتنی مدت بعد ان ملازمین کو ریگولر کیا جاتا ہے۔

(ج) جزو "الف" کے جواب میں بتائے گئے ملازمین کو حکومت ریگولر کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو ایوان کو وجوہات سے آگاہ کیا جائے۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ بعض ملازمین ایسے بھی ہیں کہ جنہیں محکمہ ہذا میں خدمات سرانجام دیتے ہوئے 20 سے 30 سال تک ہو چکے ہیں مگر نامعلوم وجوہات کی بناء ان کی ترقی نہیں ہوئی کیا مستحق اور اچھی کارکردگی دکھانے والے ملازمین کو ترقی دینے کا حکومت نے کوئی منصوبہ بنایا ہے۔

(تاریخ وصولی 5 جولائی 2021 تاریخ ترسیل 11 اگست 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت ضلع سیالکوٹ اور چنیوٹ میں اس وقت کل 31 ملازمین کنٹریکٹ جبکہ 41 ملازمین پراجیکٹ پر کنٹریکٹ کی بنیاد پر کام کر رہے ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کنٹریکٹ ملازمین کو ریگولر کرنے کے لئے حکومت پنجاب کا "پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس ایکٹ 2018 (ترامیمی 2019)" نافذ العمل ہے جس کے تحت 3 سال تسلی بخش کنٹریکٹ سروس پوری ہونے پر ریگولر کر دیا جاتا ہے تاہم اس ایکٹ کے تحت پراجیکٹ پوسٹ پر کام کرنے والے ملازمین مستقل ہونے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

(ج) کنٹریکٹ ملازمین کو "پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس ایکٹ 2018 (ترامیمی 2019)" کی شق نمبر (3)1 کے تحت 3 سال تسلی بخش کنٹریکٹ سروس پوری ہونے پر ریگولر کر دیا جائے گا تاہم اس ایکٹ کے تحت پراجیکٹ پوسٹ پر کام کرنے والے ملازمین مستقل ہونے کا استحقاق نہیں رکھتے۔

(د) یہ درست نہ ہے بلکہ ملازمین کو بمطابق پروموشن پالیسی حکومتِ پنجاب 2010 کے قاعدہ نمبر 5 اور 6 کے تحت Seniority cum fitness اور اہلیت کی بنیاد پر سنیارٹی لسٹ کے مطابق اپنی باری آنے پر ترقی دی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں 1 تا 4 سکیل کے ملازمین کو 8 سال ریگولر سروس ہونے پر درج ذیل نوٹیفکیشن کے تحت ٹائم سکیل پروموشن دے دی جاتی ہے بشرطیکہ کارکردگی اچھی ہو۔ No.FD.PC39-14/77 (Pt.IV)(APCA/2005) PROVL dated 21.06.2017 اور وضاحتی نوٹیفکیشن No. SOW-1(S&GAD) 5-5/114 dated Lahore the May 2018 مزید یہ کہ 5 تا 15 سکیل کے ملازمین جن کی سروس میں کوئی ترقی نہیں یا ایک دفعہ ترقی ہے ان کو 10 سال تسلی بخش سروس پوری کرنے پر Step Wise ٹائم سکیل پروموشن گورنمنٹ نوٹیفکیشن نمبر FD.PC.40-80/2015 dated 26.07.2017 کے تحت دی جاتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2021)

ہارون آباد: نئی فروٹ اور سبزی منڈی کے قیام میں آڑھتیاں کے تحفظات سے متعلقہ تفصیلات

*7493: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ہارون آباد میں نئی فروٹ منڈی اور سبزی منڈی بنانے کی تجویز ہے؟

(ب) کیا پرانی سبزی منڈی جسکا نام نیو سبزی منڈی ہے اسے ختم کرنے کا ارادہ ہے۔

(ج) کیا اس میں موجود آڑھتیان کی دکانیں نئی منڈی کے وجود میں آنے کے بعد ختم ہو جائیں گی یا ان کے مالکان کو نئی سبزی منڈی میں بغیر کسی معاوضے کے نئی دکانیں دی جائیں گی۔

(د) کیا (Private Land Developers) مافیا نئی سبزی منڈی کے قیام کا موجب تو نہیں ہے۔

(ہ) اس سارے عمل کو شفاف رکھنے میں کیا ضوابط اختیار کیے جاتے ہیں۔

(و) کیا نئی سبزی منڈی کا قیام پرانے آڑھتیان کی رائے سے مشروط ہے۔

(تاریخ وصولی 9 جولائی 2021 تاریخ ترسیل 5 اگست 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں، مارکیٹ کمیٹی ہارون آباد نے سرکاری سبزی منڈی کی منتقلی / قیام کا عمل زیر قاعدہ 38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021 کے تحت شروع کر رکھا ہے۔

(ب) جی ہاں، اس سبزی منڈی کو زیر قاعدہ (F)(7)38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021ء کے تحت منتقل کر دیا جائے گا۔ درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ 38(7)(f) کے تحت موجودہ منڈی متروک کر دی جائے گی جس میں زرعی اجناس کی خرید و فروخت ممنوع ہو گی۔

(ج) موجودہ دکانیں آڑھتیان ہی کی ملکیت رہیں گی جن کو وہ سبزی و فروٹ کی آڑھت کے علاوہ کسی بھی مقصد کے لیے استعمال کر سکیں گے۔ درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ (B)(7)38 کے تحت سابقہ منڈی کے مالکان کو دکان کے بدلے ڈیپارٹمنٹ کی منظور کردہ مقررہ قیمت (Reserve Price) پر پلاٹ الاٹ کیا جائے گا۔

(د) جی نہیں، (Private Land Developers) مافیا نئی سبزی منڈی کے قیام کا موجب نہیں بلکہ مارکیٹ کمیٹی ہارون آباد درج بالا ریگولیشنز کے قاعدہ 38 کے تحت نئی سبزی و فروٹ منڈی کا قیام / منتقلی عمل میں لا رہی ہے۔

(ہ) نئی منڈیوں کے قیام / منتقلی کے عمل کو شفاف بنانے کے لیے پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021 کے قاعدہ 38 میں درج قواعد و ضوابط کے تحت تمام کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جگہ کی قیمت کا تعین ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کرتی ہے۔ تمام ترقیاتی سکیموں کے تخمینے کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ لگاتا ہے جس کی بنیاد پر ریزرو پرائس کا تعین کیا جاتا ہے اور آڑھتیوں کو ہر دُکان کے بدلے ایک پلاٹ ریزرو پرائس پر بعد از منظوری ڈیپارٹمنٹ دیا جاتا ہے۔ منڈی کے تمام ترقیاتی کام ایگزیکٹو انجینئر C&W ڈیپارٹمنٹ کے زیرِ نگرانی ہوں گے۔

(و) جی نہیں، مارکیٹ کمیٹی کو زیر قاعدہ (2)38 پنجاب مارکیٹ کمیٹی ریگولیشنز 2021ء کے تحت بوقت ضرورت نئی منڈی قائم کرنے کا اختیار حاصل ہے تاہم مارکیٹ کمیٹی نئی سبزی منڈی کے قیام / منتقلی سے پہلے پرانے آڑھتیان کی رائے لیتی ہے تاکہ معاملات باہمی رضامندی سے طے پائیں۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2021)

تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے مختص کردہ رقم اور زمینداروں کو سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

***7616: رانا محمد افضل:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کیلئے کتنی رقم سال 21-2020 میں فراہم کی گئی؟

(ب) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے زمینداروں کو کون کون سی خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ج) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے کتنے نمائشی پلاٹ 21۔ 2020 میں تیار کیے گئے ان پر کتنے اخراجات ہوئے تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 16 اگست 2021 تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کے دفاتر کیلئے -/7,82,06,836 روپے بجٹ سال 21-2020 میں فراہم کیا گیا۔

(ب) تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت کی طرف سے کاشتکاروں کو درج ذیل خدمات / سہولیات فراہم کی جارہی ہیں:

کھادوں بشمول ڈی اے پی، ایس ایس پی، این پی، این پی کے، ایس او پی اور ایم او پی پر سبسڈی فراہم کی جاتی ہے۔

گھریلو سطح پر موسمی سبزیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے سردیوں اور گرمیوں کی مختلف سبزیات کے بیج کے پیکٹ رعائتی نرخوں پر فراہم کیے جاتے ہیں جو کہ بہترین غذائی ضروریات کو پورا کرنے میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

منصوبہ ایگریکلچر ایکسٹینشن سروسز O.2 کے تحت متناسب کھادوں کے استعمال کے لیے کاشتکاروں کے کھیتوں سے مٹی کے نمونہ جات لیے جاتے ہیں جن کا لیبارٹری میں تجزیہ کیا جاتا ہے اور اخذ کردہ نتائج کاشتکاروں کو فراہم کیے جاتے ہیں۔

کاشتکاروں کو سبسڈی سے استفادہ حاصل کرنے لیے رجسٹر کر کے کسان کارڈ بنائے جاتے ہیں۔

قومی منصوبہ جات دھان، گندم اور تیلدار اجناس کے تحت کاشتکاروں کو سبسڈی پر بیج، مشینری اور زرعی زہریں فراہم کی جاتی ہے۔

قومی منصوبہ کے تحت دھان کے ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹس بذریعہ قرعہ اندازی لگائے جاتے ہیں جس کے لیے زرعی مداخل کی مد میں کاشتکار کو -/30,000 روپے ادا کیے جاتے ہیں۔ اسی طرح گندم کے نمائشی پلاٹ کے لیے -/11,000 روپے اور سورج مکھی کے لیے -/15,000 روپے فراہم کئے جاتے ہیں۔

گاؤں کی سطح پر مختلف فصلات بشمول گندم، دھان، سبزیات اور چارہ جات کے لیے تربیتی پروگرامز منعقد کیے جاتے ہیں جن میں کاشتکاروں کو اچھی پیداوار حاصل کرنے کے لیے فصلات کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی اور مختلف قسم کی سبسڈیز سے متعلق معلومات فراہم کی جاتی ہیں اور پیداواری ٹیکنالوجی پر مشتمل زرعی لیٹریچر بھی تقسیم کیا جاتا ہے۔

کاشتکاروں کو سورج مکھی اور کینولا کی کاشت کرنے پر -/5,000 روپے فی ایکڑ اور تل کی کاشت کرنے پر -/2,000 روپے فی ایکڑ کسانوں کو فراہم کیے جاتے ہیں۔

سڑک کنارے برجیوں پر ماٹوز کے ذریعے کسانوں کی فنی رہنمائی کی جاتی ہے۔

کاشتکاروں کو سرکاری نرخوں پر کھادوں کی فراہمی اور ذخیرہ اندوزی پر قابو پانے کے لیے چھاپے مارے جاتے ہیں اور جرمانہ کیا جاتا ہے نیز کاشتکاروں کو ملاوٹ سے پاک کھاد فراہم کرنے لیے کھادوں کے نمونہ جات لیے جاتے ہیں اور نمونہ جات کے نتائج غیر معیاری پائے جانے پر ڈیلر کے خلاف ایف آئی آر درج کروائی جاتی ہیں۔

زمینداروں کی فصلات کا سروے کرکے کیڑے اور بیماری کی پیسٹ فورکاسٹنگ اور قبل از وقت معلومات اکٹھی کی جاتی ہے۔

فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ کرکے کیڑے اور بیماریوں کے نقصان کی حد کا تعین اور تدارک کے متعلق زمینداروں کی راہنمائی کی جاتی ہے۔

زمینداروں کو فصلات کے تحفظ کے لئے زرعی سفارشات دی جاتی ہیں۔

گندم کا تیلہ اور دھان کے ضرر رساں کیڑوں کے انسداد کے لیے ہدایت جاری کی گئیں۔

گندم اور دھان کی نئی اقسام پر کیڑوں کے حملے کے حوالے سے سکریننگ کی جاتی ہے۔

زمینداروں کو معیاری زرعی ادویات اور زہروں کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنانے کے لئے زرعی ادویات کی دکانوں سے نمونے لے کر لیبارٹری بھجوائے جاتے ہیں اور غیر معیاری نمونہ جات کی صورت میں ڈیلران اور کمپنیوں کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرتے ہوئے مقدمات درج کروائے جاتے ہیں۔

کاشتکاروں کی رہنمائی اور مشاورت کے لیے نمایاں جگہوں پر پلانٹ کلینکس کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

وزیراعظم کی پاکستان کی شجرکاری مہم کے تحت کاشتکاروں کو شجرکاری اور سموگ سے بچاؤ تحریک سے متعلق آگاہی فراہم کی جاتی ہے۔

زمینداروں کو کھالاجات کی اصلاح، جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) کی تنصیب، جدید نظامِ آبپاشی (ڈرپ / سپرنکلر) چلانے کیلئے سولر سسٹم کی فراہمی، لیزر لینڈ لیولرز کی فراہمی، آبی تالابوں کی تعمیر اور غیر نہری علاقوں کے لیے آبپاش سکیموں کی اصلاح کے لیے مالی و فنی خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔

سال 21-2020 میں تحصیل پسرور میں دھان کی باقیات کو تلف کرنے اور گندم کی بجائی کے لیے 80 فیصد رعائتی نرخوں پر تین سیٹ زرعی آلات (ہیپی سیڈر + شریڈر) فراہم کیے گئے ہیں جبکہ سال 22-2021 میں مزید نو (9) سیٹ فراہم کیے جائیں گے۔

محکمہ ہذا ناہموار زمین کو ہموار کرنے اور فش فارم بنانے کیلئے رعائتی نرخوں پر بلڈوزر بھی مہیا کر رہا ہے۔

کاشتکاروں اور کسانوں کیلئے پاور ونچ (Winch) اور ہینڈ بورنگ پلانٹس کے ذریعے ٹیوب ویل لگائے جاتے ہیں جس سے کسان / کاشتکار بھائی اپنے رقبہ جات کو سیراب کرکے ملکی ترقی میں معاون ثابت ہو رہے ہیں۔

الیکٹرک رزسٹیوٹی میٹر کے ذریعے ٹیوب ویل تنصیب کرنے سے پہلے زیر زمین پانی کی 300 میٹر گہرائی تک بور کی کوالٹی اور مقدار کا تعین کیا جاتا ہے تاکہ مطلوبہ گہرائی تک ڈرلنگ کرکے ٹیوب ویل لگایا جاسکے۔

سبزی و پھل منڈی پسرور میں کسان پلیٹ فارم کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جہاں کاشتکار/کسان حضرات اپنی زرعی اجناس براہ راست صارفین کو بغیر کسی کمیشن/چارجز کے فروخت کرتے ہیں۔

(ج)وزیر اعظم پاکستان کے زرعی ایمر جنسی پروگرام کے تحت گندم کی پیداوار بڑھانے کے لیے تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت (توسیع) کی جانب سے 21-2020 میں گندم کے 10 نمائشی پلاٹس لگائے گئے جن کے لیے قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے 10 کاشتکاروں کو ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹ لگانے کے لیے زرعی مداخل (بیج، کھاد، زرعی ادویات) کی مد میں -/11,000 روپے فی پلاٹ کے حساب سے -/1,10,000 روپے فراہم کیے گئے۔ نمائشی پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام کاشتکار	موضع	یونین کونسل
1	محمد الیاس ولد محمد لطیف	رجادیوالی	سوکن ونڈ
2	محمد اکرم ولد رحمت علی	ٹاوریہ والہ	موسیٰ پور
3	ظہور احمد ولد افتخار احمد	باسوپنو	پیجوکے
4	خالد حسین ولد احسان	کوٹ پہاڑنگ	تخت پور
5	محمد سلیم ڈوگر ولد بشیر احمد	ڈوگراں والی	کپورپور
6	محمد یامین ولد عبدالرشید	بھیلوکے	الہڑ
7	میاں محمود احمد	مردانہ	مالی پور
8	غلام مرتضیٰ	گل چندر	باجڑہ گڑھی
9	مبشر احمد	سنگرائے پور	دولم کاہلواں
10	محمد یعقوب	آتمہ راں	چاروہ

اسی طرح وزیر اعظم پاکستان کے زرعی ایمر جنسی پروگرام کے تحت تیلدار اجناس (سورج مکھی) کی پیداوار بڑھانے کیلئے تحصیل پسرور میں محکمہ زراعت (توسیع) کی جانب سے 21-2020 میں سورج مکھی کے 2 نمائشی پلاٹس لگائے گئے جن کیلئے قرعہ اندازی میں کامیاب ہونے والے 2 کاشتکاروں کو ایک ایک ایکڑ کے نمائشی پلاٹ لگانے کیلئے زرعی مداخل (بیج، کھاد، زرعی ادویات) کی مد میں -/15,000 روپے فی پلاٹ کے حساب سے -/30,000 روپے فراہم کیے گئے۔ نمائشی پلاٹس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

نمبر شمار	نام کاشتکار	موضع	یونین کونسل
1	عبدالغفار ولد عبدالرزاق	دادوباجوہ	تلونڈی عنایت خاں
2	محمد شبیر ولد نذیر احمد	کلاسوالہ	کلاسوالہ

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2021)

پسرور ریسرچ سنٹر سے حاصل کردہ پیداوار اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*7617: رانا محمد افضل: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پسرور میں ایک لاکھ نامی ریسرچ فارم ہے کیا وہ کام کر رہا ہے؟

(ب) اگر ریسرچ سنٹر کام کر رہا ہے تو عرصہ 10 سال سے کوئی پیداوار حاصل ہوئی ہے۔

(ج) ریسرچ فارم پر کتنے ملازم کام کر رہے ہیں ریسرچ فارم کی افادیت سے آگاہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی 16 اگست 2021 تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر سایہ تحصیل پسرور میں انٹومالوجیکل ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ انٹومالوجیکل ریسرچ سٹیشن، پسرور لاکھ پر ریسرچ کام کر رہا ہے اور یہ ادارہ لاکھ کے کیڑے کی افزائش پر کام کرتا ہے۔

(ب) گزشتہ 10 سالوں میں لاکھ کے کیڑے پر مختلف تجربات کے ساتھ ساتھ فارم سے -/7,70,000 روپے کی پیداوار حاصل ہوئی ہے۔

(ج) ریسرچ فارم پر کل پانچ ملازم کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	نجف اویس انجم	سائنٹیفک آفیسر	BS-17
2	منور حسین	ماشکی	BS-05
3	رشید احمد	چوکیدار	BS-02
4	توقیر ناصر	فیلڈ مین	BS-01
5	مبشر حیات	بیلدار	BS-01

افادیت:

- # لاکھ کے کیڑوں کی تحقیق پر کام کرنے والا یہ پاکستان کا واحد ریسرچ سب اسٹیشن ہے۔
- # یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں کے متبادل خوراک کے پودوں کی نشان دہی پر کام کر رہا ہے۔
- # یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں کی نشوونما پر ہونے والے موسمی اور غیر موسمی اثرات کو کنٹرول کرنے پر کام کر رہا ہے۔
- # یہ ادارہ لاکھ کے کیڑوں سے زیادہ پیداوار حاصل کرنے کے مختلف طریقے وضع کرنے پر کام کرتا ہے۔
- # یہ ادارہ گندم اور چاول کی نئی اقسام کو نقصان دہ کیڑوں کے خلاف قوت مدافعت کو چیک کرنے پر کام کر رہا ہے۔
- # یہ ادارہ گندم اور چاول کی فصلات کے نقصان دہ کیڑوں کے مربوط طریقہ انسداد پر کام کر رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2021)

صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے اداروں کی تعداد نیز مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

***7638: محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں پارب نے گزشتہ 3 سالوں میں کسانوں کو کتنی نئی ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی؟

(ب) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کے ادارے کن کن اضلاع میں قائم ہیں۔

(ج) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ میں کل کتنے ملازمین ہیں اور گزشتہ تین سالوں کے دوران کتنے فنڈز مختص کئے گئے تھے اوران فنڈز کو کس کس مد میں خرچ کیا گیا۔

(د) صوبہ میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ (پارب) کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہے نیز اس ہیڈ آفس میں کل کتنے ملازمین ہیں ان ملازمین کے نام، عہدہ و گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) گزشتہ 5 سالوں میں پارب نے ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے کل کتنی رقم وصول کی ہے نیز یہ رقم کہاں کہاں اور کن کن کاموں میں خرچ کی گئی سال وائز الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے۔

(تاریخ وصولی 16 اگست 2021 تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پارب نے گزشتہ 3 سالوں میں صوبے میں مندرجہ ذیل ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔

1۔ زیتون کا اعلی کوالٹی کا تیل نکالنے والی پاکستان میں پہلی مشین درآمد کی گئی جو کہ نکالے گئے تیل کی کوالٹی کا بھی Analysis کرتی ہے۔

2۔ کپاس کی بی ٹی اقسام کا سرٹیفائیڈ بیج بنانے کے لئے محکمہ زراعت ایکسٹینشن ونگ، فیڈرل سیڈ سرٹیفکیشن اینڈ رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ اور پرائیویٹ سیکٹر کی ٹریننگ کا پروگرام کیا گیا۔

3۔ شوگر ملز کے شیرے کی باقیات (جو کہ ضائع کی جاتی ہیں) کے اجزاء کے استعمال سے بچھڑوں کی افزائش اور بیماری کے خلاف مدد کرنے والی خوراک کی تیاری کی گئی۔

4۔ امرود کی قلموں کے ذریعے نرسری کی تیاری تاکہ کوالٹی کے پودے تیار کئے جائیں۔ روائتی طور پر یہ پودے بیج سے حاصل کئے جاتے ہیں۔

5۔ ڈی این اے فنگر پرنٹنگ کے ذریعے گندم، مکئی، آلو، ٹماٹر اور کھجور کی اقسام کی پہچان کا طریقہ دریافت کیا گیا جو انکی نئی اقسام کی تیاری کیلئے ضروری ہے۔

6۔ترشاوہ پھلوں کیلئے سپرے کرنے والی مشین پر سنسر لگائے گئے تاکہ کیڑے مار ادویات صرف پودے پر سپرے ہوں اور خالی جگہ پر سپرے نہ ہو اس سے کیڑے مار ادویات کی بچت ہوتی ہے اور آب و ہوا بھی زہریلے مادوں سے محفوظ رہتی ہے۔

7۔آبپاشی کا نظام تیار کیا گیا جو سنسرز سے چلتا ہے اور اتنا ہی پانی استعمال ہوتا ہے جتنا اور جب ضرورت ہوتی ہے اس سے پانی کی بچت ہوتی ہے اور پودوں کی بڑھوتری میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

8۔گندم کی کٹائی اور چاول کی منتقلی کے درمیانی وقفہ میں کاشت کیلئے مونگ کی کم دورانیہ کی ورائٹی تیار کی گئی اور پیداواری ٹیکنالوجی وضع کی گئی۔

9۔مکئی میں ڈبل ہیپلائڈ کی ٹیکنالوجی استعمال کی گئی اس ٹیکنالوجی سے کم دورانیہ میں اور کم لاگت پر نئے ہائبرڈ تیار کئے جاسکتے ہیں۔

10۔سورج مکھی کے نئے ہائبرڈ تیار کئے گئے جو کم مدت میں تیار ہو جاتے ہیں اور ان کی پیداوار بھی اچھی ہے۔

11۔کپاس میں گلابی سنڈی کے کنٹرول کیلئے حکمت عملی تیار کی گئی اور جن زرعی ادویات میں اس کیڑے کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہو گئی ہے انکی نشاندہی کی گئی۔

12۔کپاس میں سفید مکھی کے کنٹرول کی حکمت عملی تیار کی گئی اور جن زرعی ادویات میں اس کیڑے کے خلاف قوت مدافعت پیدا ہو گئی ہے انکی نشاندہی کی گئی۔

13۔جانوروں میں منہ کھر (Foot Mouth Disease) کی بیماری کیلئے ویکسین تیار کی گئی۔

14۔برسیم کے چارے کی بیماریوں کا انسداد کا طریقہ دریافت کیا گیا۔

15۔سویابین کی پاکستان میں کاشت پر تجربات کئے گئے تاکہ اس فصل کو ہماری فصلوں کے سسٹم میں داخل کیا جاسکے۔

16۔ٹماٹر اور مرچوں کی بیماریوں کیلئے بائیو پیسٹیسائیڈ کا استعمال تاکہ زہریلی کیمیکل پیسٹیسائیڈ کے اثر سے بچا جاسکے۔

17۔اونٹنی کے دودھ کا تجزیہ تاکہ اسے چولستان میں خوراک کے طور پر استعمال کیا جائے اور اس کے اونٹ کے مالکان کی معیشت پر اثرات معلوم کئے گئے۔

18۔چاول اور گندم پر یوریا کھاد کا استعمال کا طریقہ دریافت کیا گیا جس سے کھاد کی بچت ہوئی اور اسکی افادیت بڑھی۔

19۔دیہاتی علاقوں میں روائتی مرغی کی اسیل قسم کی ایسی ورائٹی تیار کی گئی جس کی بڑھوتری کا تناسب زیادہ ہے تاکہ دیہی علاقوں کی مرغی بانوں کی آمدنی میں اضافہ کیا جائے۔

20۔پولٹری فارم کی باقیات کے ذریعے جانوروں کی خوراک کے اجزاء اور زرعی کھاد کی تیاری کی گئی۔

21۔ڈیری جانوروں میں تھنوں کی بیماری (Mastitis) کے انسداد کیلئے ویکسین تیار کی گئی۔

22۔چولستان میں کاشت کیلئے سوہانجنا، ارنڈ، جو، تارامیرا، توریا اور باجرے پر تجربات کئے گئے تاکہ وہاں کے زمینداروں کی آمدنی میں اضافہ ہو۔

23۔گندم کی ایسی اقسام جو بدلتے ہوئے موسموں میں اچھی پیداوار دیں ان پر تجربات کئے گئے اور بنیادی اقسام کی سکریننگ کی گئی۔

24۔ ترشاوہ پھلوں کی یکدم سوکھنے (Citrus Decline) کی بیماری کا علاج بذریعہ خورک اجزاء (Nutrient Management) کے ذریعے کیا گیا۔

25۔ شیشم کے اچانک سوکھ جانے کی بیماری (Dieback Disease) کے انسداد کیلئے تجربات کئے گئے۔

(ب) پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے تحت ریسرچ کا کوئی ادارہ صوبہ ہذا میں قائم نہیں ہے۔

(ج) پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ میں کل 17 ملازمین کام کرتے ہیں نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مختص کئے گئے فنڈز اور ان کے اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:-

مالی سال 2016-17

تفصیل	مختص فنڈز (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	27,256,700	27,221,118
دیگر اخراجات	18,038,300	18,008,110
پراجیکٹس	159,600,000	159,598,521
ٹوٹل	204,895,000	204,827,749

مالی سال 2017-18

تفصیل	مختص فنڈز (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	36,386,000	36,225,185
دیگر اخراجات	18,983,000	18,974,215
پراجیکٹس	143,640,000	143,639,879
ٹوٹل	199,009,000	198,839,279

مالی سال 2018-19

تفصیل	مختص فنڈز (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	19,353,000	16,275,817
دیگر اخراجات	18,678,000	18,577,023
پراجیکٹس	503,333,000	496,616,730
ٹوٹل	541,364,000	531,469,570

مالی سال 2019-20

تفصیل	مختص فنڈز (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	12,540,000	12,051,946
دیگر اخراجات	16,278,000	16,155,391
پراجیکٹس	157,500,000	157,499,972
ٹوٹل	186,318,000	185,707,309

مالی سال 21-2020

تفصیل	مختص فنڈز (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
تنخواہ اور الاؤنسز	19,074,000	18,437,296
دیگر اخراجات	25,550,000	24,633,014
پراجیکٹس	520,313,000	214,565,200
ٹوٹل	564,937,000	257,635,510

(د) صوبہ میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ (پارب) کا ہیڈ آفس لاہور میں واقع ہے نیز اس میں کل 17 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
1	ڈاکٹر عابد محمود	چیف ایگزیکٹو (پارب)	MP-1
2	اظہر حسین	ڈپٹی ڈائریکٹر (ایڈمن)	BS-18
3	ڈاکٹر طاہر حسین اعوان	ریسرچ آفیسر (پلاننگ اینڈ پروگرامنگ)	BS-18
4	محمد یونس	ریسرچ آفیسر (مونیٹرنگ اینڈ ویلیوایشن)	BS-18
5	محمد عاصم حسین	ریسرچ آفیسر (پبلیکیشن)	BS-17
6	امجد پرویز	اسسٹنٹ	BS-16
7	شہادت علی اعوان	اسسٹنٹ	BS-16
8	سید نور الحسن	اسسٹنٹ	BS-16
9	سلیم مسیح	ڈرائیور	BS-06
10	محمد معاویہ	ڈرائیور	BS-05

11	ریاست علی ایوان	ڈرائیور	BS-05
12	غلام مرتضیٰ	ڈرائیور	BS-05
13	سید نادر شاہ	نائب قاصد	BS-03
14	محمد نواز شریف	نائب قاصد	BS-01
15	محمد صعود بیگ	چوکیدار	BS-01
16	محمد بلال	چوکیدار	BS-01
17	عارف مسیح	خاکروب	BS-03

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے وصول کی گئی رقم اور اس کے اخراجات درج ذیل ہے:

مالی سال	موصول کی گئی رقم (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
2020-21	564,937,000	257,635,510
2019-20	186,318,000	185,707,309
2018-19	541,364,000	531,469,570
2017-18	199,009,000	198,839,279
2016-17	204,895,000	204,827,749

موصول کی گئی رقم اور اخرجات کی سال وائز تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2021)

صوبہ میں منی ڈیمنز کی تعمیر کیلئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*7645: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے صوبہ بھر میں پچھلے دو سالوں کے دوران منی ڈیمنز کی تعمیر کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے تھے ان کی سال وائز تفصیل بتائی جائے؟

(ب) صوبہ بھر میں یہ ڈیمنز کس کس جگہ پر کتنی کیپسٹی کے لئے بنائے جارہے ہیں اور ان سے کتنا زرعی رقبہ سیراب ہو گا یہ ڈیم کب تک مکمل ہو جائیں گے مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اب تک کوئی منی ڈیمنز نہیں بن سکا اگر بنا ہے تو ان ڈیمنز کی تعداد بتائی جائے۔

(تاریخ وصولی 16 اگست 2021 تاریخ ترسیل 13 ستمبر 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) محکمہ زراعت (شعبہ تحفظ اراضیات) حکومت پنجاب، پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ بورڈ (P&D) حکومت پنجاب کے شعبہ آباد (AGENCY FOR BARANI AREAS DEVELOPMENT) کی مالی معاونت سے صوبہ پنجاب کے بارانی علاقہ جات میں بارشی پانی کو محفوظ کرنے کیلئے کاشتکاران کے ملکیتی رقبہ پر چھوٹے منی ڈیمز تعمیر کرتا ہے۔ گزشتہ دو سالوں کے دوران 66 عدد منی ڈیمز، جن کی کل لاگت 98.155 ملین روپے ہے، بنائے گئے ہیں جن کی سال وائز تفصیل "ضمیمہ "A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گزشتہ دو سالوں میں محکمہ آباد (AGENCY FOR BARANI AREAS DEVELOPMENT) راولپنڈی کی سکیم

"WATER RESOURCE DEVELOPMENT THROUGH CONSTRUCTION OF RAIN WATER HARVESTING STRUCTURES IN POTOHAR REGION"

کے تحت صوبہ پنجاب کے بارانی علاقہ جات میں 66 منی ڈیمز بنائے جا چکے ہیں جو کہ 40 سے 50 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن سے فی ڈیم تقریباً 20 سے 25 ایکڑ رقبہ سیراب ہونا ہے۔

(ج) یہ بات درست نہیں ہے بلکہ گزشتہ دو سال کے دوران 66 منی ڈیمز بنائے گئے جن کی تفصیل ضمیمہ "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 نومبر 2021)

شیخوپورہ: محکمہ زراعت کے دفاتر کی تعداد و ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8138: **جناب محمود الحق**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی 141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کا تعلق محکمہ زراعت کے کس شعبہ سے ہے۔

(ب) محکمہ ہذا کے لیے کتنی رقم مالی سال 22-2021 میں ان علاقہ جات کے لیے مختص کی گئی ہے۔

(د) محکمہ کے کتنے ملازمین جعلی کھاد، ادویات اور بیج کی فروخت کی روک تھام کے لیے کام کر رہے ہیں۔

(ہ) کتنے کاروباری حضرات کے خلاف سال 2021 میں کارروائی کس کس بناء پر کی گئی ہے اور ان کو کیا جرمانہ / سزا دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی 9 دسمبر 2021 تاریخ ترسیل 10 جنوری 2021)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پی پی 141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر اور ان کے جائے مقام کی تفصیل درج ذیل دفاتر ہے:-

نمبر شمار	نام شعبہ	نام دفاتر	پتہ
1	توسیع	زراعت آفیسر مرکز کی سطح پر (2) فیلڈ اسسٹنٹ یونین کونسل کی سطح پر (13)	فیروز وٹواں اور مانانوالہ (1) مکی۔ (2) مانانوالہ۔ (3) مانانوالہ پتی کرپال سنگھ۔ (4) باہومان۔ (5) باہریانوالہ۔ (6) ٹبی ہمبو۔ (7) کھاریانوالہ۔ (8) بھکھی۔ (9) بٹر۔ (10) جاتری کہنہ۔ (11) لاگر۔ (12) مانانوالہ جود سنگھ۔ (13) فیروز وٹواں
2	اصلاحِ آبپاشی	ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی)، شیخوپورہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (اصلاحِ آبپاشی)، شیخوپورہ	ایگریکلچر کمپلیکس، کیانی روڈ نزد ڈسٹرکٹ کورٹس شیخوپورہ ایضاً

(ب) پی پی 141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت کے دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی مطلوبہ تفصیل تتمہ "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ زراعت (توسیع) پنجاب کی طرف سے مالی سال 2021-22 کے لیے مذکورہ سٹاف کی تنخواہ کے علاوہ کوئی ترقیاتی فنڈ مختص نہیں کیا گیا لیکن محکمہ زراعت (توسیع) پنجاب کی طرف سے درج ذیل پراجیکٹس برائے سال 2021-22 کے تحت چل رہے ہیں اور ان پراجیکٹ کے تحت قرعہ اندازی کے ذریعے زرعی آلات مہیا کیے جا رہے ہیں:-

نمبر شمار	نام پراجیکٹ	نام زرعی آلات بذریعہ قرعہ اندازی
1	وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام و قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار گندم کے تحت زرعی آلات و مشینری 2021-22	زیرو ٹیلج ڈرل / ہیپی سیڈر، ڈرائی سوئنگ ڈرل / شیلو ڈرل، وتر سوئنگ ڈرل / ربیع ڈرل، ویٹ بیڈ پلانٹر، سلیشر، ریپر کم کٹر بائنڈر (واک آفٹر ٹائپ)۔
2	وزیراعظم پاکستان کے زرعی ایمرجنسی پروگرام و قومی منصوبہ برائے بڑھوتری پیداوار دھان کے تحت زرعی آلات و مشینری 2021-22	رائس ٹرانسپلانٹر (رائڈنگ ٹائپ)، رائس ٹرانسپلانٹر (واک آفٹر ٹائپ)، دھان کی نرسری اگانے والی مشین، واٹر ٹائٹ روٹا ویٹر (48، 42، 54 بلیڈز)، ڈائریکٹ سیڈنگ رائس ڈرل، ڈسک پلو، راجہ ہل، نیپ سیک پاور سپریئر، پلاسٹک ٹریز

سال22-2021 میں حلقہ پی پی 141 میں گندم کے 30 نمائشی پلاٹ لگوائے گئے ہیں جن پر مبلغ -/11,000 روپے فی پلاٹ رقم دی جائے گی جبکہ فصل دھان کے نمائشی پلاٹ بھی لگائے جائیں گے جن پر مبلغ -/30,000 روپے فی پلاٹ رقم دی جائے گی۔ اس کے علاوہ کھاد، بیج اور جڑی بوٹی مار ادویات پر حکومتی پالیسی کے مطابق سبسڈی دی جا رہی ہے۔

پی پی 141 شیخوپورہ میں محکمہ زراعت (شعبہ اصلاحِ آبپاشی) کے دفاتر کو مالی سال 22-2021 میں 22 کروڑ 31 لاکھ 44 ہزار 5 سو روپے کی رقم مختص کی گئی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

سیلری + نان سیلری بجٹ (روپے)	سول ورکس بجٹ (روپے)	کل مختص بجٹ (روپے)
1,51,84,500/-	20,79,60,000/-	22,31,44,500/-

(د) جعلی کھاد کی فروخت کی روک تھام کیلئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع) شیخوپورہ بطور اسسٹنٹ کنٹرولر فرٹیلائزر اور ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع) شیخوپورہ بطور ڈپٹی کنٹرولر فرٹیلائز کام کر رہے ہیں جبکہ جعلی زرعی ادویات کی روک تھام کے لیے محکمہ کے دو ملازمین اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (پیسٹ وارننگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز) شیخوپورہ بطور ضلعی انسپکٹر اور زراعت آفیسر (پی پی) بطور انسپکٹر تحصیل شیخوپورہ حلقہ پی پی 141 میں کام کر رہے ہیں۔

(ہ) کھاد اور زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف سال 2021 میں کی گئی کارروائی کی تفصیل "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 فروری 2022)

صوبہ میں کھاد کی فی بوری تیاری پر خرچ، میٹریل اور مارکیٹ میں دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*8259: **جناب محمد الیاس**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کاشتکاری کے لئے مناسب رقبہ کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ضلعی سطح کے اعتبار سے زمینوں کی ٹیسٹنگ کر کے مناسب فصل کاشت کرنے کے لئے زمینداروں کی راہنمائی کرنے کا کوئی نظام قائم ہے۔

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کسان کو ہر قسم کی فصل کاشت کرنے کے لئے کھاد کی ضرورت پڑتی ہے اور ہر موسم میں کنٹرول ریٹ کی بجائے بلیک میں اور مہنگے داموں کسان کو کھاد خریدنی پڑتی ہے۔

(د) صوبہ میں کھاد کی کل کتنی بوریوں کی کھپت ہے کیا مقامی سطح پر تیار ہونے والی کھاد صوبہ کی ضرورت کے لئے کافی ہوتی ہے یا باہر سے بھی منگوانی پڑتی ہے کھاد کی تیاری میں کون کون سا میٹریل استعمال ہوتا ہے فی بوری کتنا خرچ آتا ہے اور مارکیٹ میں ایک بوری کتنے روپے میں دستیاب ہوتی ہے ہر قسم کی کھاد میں استعمال ہونے والے میٹریل کی نشاندہی الگ الگ کی جائے۔

(تاریخ وصولی 22 دسمبر 2021 تاریخ ترسیل 8 اپریل 2022)

جواب

وزیر زراعت

(الف)صوبہ پنجاب میں 3,09,66,875(تین کروڑ نو لاکھ چھیاسٹھ ہزار آٹھ سو پچھتر)ایکڑ رقبہ کاشتکاری کے لیے مناسب ہے۔

(ب)صوبہ بھر میں ضلعی سطح پر مٹی و پانی کی لیبارٹریز قائم ہیں جن میں زمینوں کی ٹیسٹنگ کر کے مناسب فصل کاشت کرنے کے لیے زمینداروں کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

(ج) پنجاب میں Monitoring of Fertilizer Supply Portal کے ذریعے تمام اضلاع کو ترسیل کی جانے والی یوریا کھاد کی تفصیلات بشمول ڈیلر کا نام، پتہ، رابطہ نمبر، کھاد کی مقدار اور ٹرک نمبر، ترسیل کے وقت فراہم کیا جاتا ہے۔ ضلعی انتظامیہ محکمہ زراعت (توسیع) کے ذریعے ضلع اور تحصیل کی سطح پر کھادوں کی دستیابی اور مشتہر کردہ قیمتوں پر فروخت کو یقینی بناتی ہے۔ پنجاب میں سال 2021 کے دوران کھادوں میں ملاوٹ، ناجائز منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی میں ملوث پائے گئے افراد کے خلاف قانونی کارروائی کے نتیجے میں 46.1 ملین روپے بر موقع جرمانہ اور 641 ایف آئی آر درج کروائی گئیں جبکہ موجودہ سال یکم جنوری تا 31 مارچ 2022 کے دوران 11.2 ملین روپے بر موقع جرمانہ اور 182 ایف آئی آر درج کروائی گئیں۔

(د) ربیع سیزن 22-2021 (اکتوبر 2021 تا مارچ 2022) کے دوران پنجاب میں یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی کھپت کا تخمینہ بالترتیب 2.346 اور 1.000 ملین ٹن تھا۔ تقریباً 40 فیصد ڈی اے پی کھاد ملک میں تیار کی جاتی ہے اور 60 فیصد درآمد کرنا پڑتی ہے۔ ربیع سیزن کے دوران یوریا کھادوں کی پیداوار متاثر ہونے کی وجہ سے اس کی ترسیل میں عارضی کمی واقع ہوئی جس کو پورا کرنے کے لیے وفاقی حکومت نے یوریا کھاد درآمد کی۔ خریف سیزن 2022 (اپریل 2022 تا ستمبر 2022) کے دوران پنجاب میں یوریا اور ڈی اے پی کھادوں کی کھپت کا تخمینہ بالترتیب 2.330 اور 0.804 ملین ٹن ہے۔ کھادوں کی تیاری میں خام مال اور فی بوری تیاری کی لاگت کی معلومات، Ministry of Industries and Production, Islamabad سے متعلقہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اگست 2022)

لاہور	عنایت اللہ لک
مورخہ 16 اگست 2022	سیکرٹری